

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 21 جنوری 2014ء بمطابق 19 ربیع  
الاول 1435 ہجری تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب قائم مقام سپیکر اتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
بِسْمِ اللَّهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَيَّ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ  
عَزْمِ الْأُمُورِ O وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرْحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ  
فَخُورٍ O وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَأَعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ۔  
(ترجمہ): بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے  
رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں اور (ازراہ غرور) لوگوں  
سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا۔ کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا اور اپنی  
چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اوپنی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ  
شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بُری آواز گدھوں کی ہے۔  
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

جناب قائم مقام سپیکر: جزاکم اللہ۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ میڈیا والے ابھی تک ہاؤس میں نہیں آئے، میڈیا کی ہڑتال ختم ہو چکی ہے، ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے، ہم ادھر ہی سے آرہے ہیں، میڈیا کے ساتھ معاملہ رفع دفع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ جلدی یہاں پر آجائیں گے۔ تھینک یوجی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: ’کوئسز آؤر‘: جناب مولانا مفتی فضل غفور صاحب، کوئسٹن نمبر 833۔

\* 833 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں 2008 سے 2013 تک پی کے 79 بونیر میں روڈوں اور پلوں کی مد میں خطیر رقم فراہم کی گئی تھی اور ان کاموں کو پراجیکٹ کیٹیوں / ٹھیکیداروں کے ذریعے پراگریس کیا گیا تھا;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ منصوبوں کے نام ان پر خرچ شدہ رقم اور پراگریس رپورٹ کی مکمل تفصیل ایئر وائر فراہم کی جائے;

(ii) پراجیکٹ کیٹیوں کے ذریعے ہونے والے منصوبوں اور اوپن ٹینڈرز اور ٹھیکیداروں کے ذریعے ہونے والے منصوبوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) جی ہاں، اس حد تک یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں پی کے 79 بونیر میں مختلف سڑکوں اور پلوں کی مد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بونیر کو رقم فراہم کی گئی تھی اور ان کاموں کو صرف حکومت کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے ذریعے کروایا گیا تھا۔

(ب) (i) مذکورہ منصوبوں سے متعلق تفصیل درج ذیل ہے:

S/No ADP No	Name of schemes	Year		AA cost	Expenditure of to end year	Physical Progress	Remarks
		.From	to				
CMD 1	Construction of Causeway at Ghazi Khanai (Sher Khan Abad)	2008	2008	1.300	13.74	Completed	

2	Construction of causeway at Anghapur shifted to Qadro Sar road			0.500	4.99	do	
3	Construction of causeway on Toorwarsak Khawar to Sayeedna Madrasa Saddia Akbar Toorwarsak.			5.00	0.240	do	
ADP/No. 318.30594	Improvement and Wedeing of Jowar Pir Baba road 19-km	2009	2010	80.550	80.550	Do	
402/60155	Construction of 200 –Kms road i/c 10 Bridges in NWFP6-Nos in Buner						
1	Improvement & Blackopping of Toorwarsak Nawakay Ashezo Maira 1-K.M			8.159	8.159	Do	
2	Improvement & B/T of charrai road 1-KM			5.346	5.346	do	
3	Improvement & B/T Pir Baba Kalabat road 1-km			3.948	3.948		
404/70646	Construction of 200 –KM road						
1	Masoom Baba Road 4-Km			39.723	390.723	Do	
2	Construction of Bampokha road 1-Km	2009	2011	7.522	7.522	do	
3	Construction of B/T Gulshan Abad Kass to Naqai Kandow road 1-Km			8.811	8.811	do	

387/80637	Construction of 250-Km roads						
1	Construction of improvement & Black Topping of road from Middle School Anghpur to Jangdara 2-KM	2010	2012	12.418	12.731	Do	
2	Construction of RCC Brige on Bagara Khuwar	2011	2011	18.449	21.656	Do	

S/No ADP No	Name of schemes	Year		AA Cost	Expenditure upto end year	Physical progress	Remarks
		From	to				
358/100037	Repair/Rehabilitation and construction of road network in KPK (200-km)SH	2012	2013				
1	Improvement and Widening and B/Topping of road from Daggar Chowk to Daggar Bridge(1.20.km)			10.000	6.668	In progress 75% completed	
2	Impvt:and B/Topping of Elai road (1.km)			9.747	4.854	In progress 50% completed	
361/110224	Up-gradation & Strengthening of road network in Khyber Pakhtunkhwa	2012	2013				
1	Rehabilitation & Black topping of Baye Kallay to Katakala			9.950	9.970	100% completed	
2	Karapa Nawa Kalay road 1-km-		--	7.500	8.096	100% completed	
3	Strengthening of Katkala Shoprang road (1-km)		--	7.500	3.745	In progress 50% completed	

(ii) ان کاموں کو صرف اوپن ٹینڈر اور منظور شدہ ٹھیکداروں کے ذریعے کروایا گیا تھا جن کی تفصیل جزی (ب) (i) میں مہیا کی گئی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ دا کوم سوال چہی ما کرے وو، د دہی سرہ ہم دغہ نوعیت والا یو سوال تقریباً شپہر اووہ ورخہی مخکبہی ہغہ پہ فلور بانڈہی راغلے وو او د ہغہی سرہ خہ بعضہی معاملات اضافی ہم وو۔ جناب سپیکر، دا کوم جواب چہی ماتہ را کرے شوے دے نو ما پینتہ کرہی وہ چہی د 2008 نہ واخلہ تر 2013 پورہی پہ پی کے۔ 79 کبہی بونیر کبہی د روڈ و نو او د پلونو پہ مد کبہی چہی خومرہ رقم ایبنو دلے شوے دے نو د ہغہی تفصیلات د ماتہ فراہم کرے شی، دا تفصیلات نامکمل دی، یر داسہی روڈ ونہ شتہ دے چہی ہغہ پہ دیکبہی شامل کرے شوی نہ دی او شپہر ورخہی مخکبہی چہی ماتہ کوم جواب را کرے شوے وو نو پہ ہغہ جواب کبہی جناب سپیکر صاحب! ہغہ موجود وو۔ دا سوال نامکمل دے نو متعلقہ منسٹر صاحب د دہی لہر وضاحت و کرہی او کہ زما نہ تفصیلات غواہی نو زہ د ہغوی پہ نوٹس کبہی را ولم۔ یو خو کا تگلہ تو آشیزو میرہ روڈ 2012-13 کبہی منظور شوے وو او د ہغہی متعلق ہم تفصیل پہ دیکبہی نشتہ دے او د دہی نہ مخکبہی سوال نمبر 831 بانڈہی ماتہ چہی کوم جواب را کرے شوے دے، ہم د دہی یر تہمنت نہ نو جناب سپیکر صاحب! پہ ہغہی کبہی د دہی متعلق ریکارڈ شتہ دے او پہ دہی موجودہ سوال کبہی د دہی متعلق ریکارڈ نشتہ دے، لہذا دا جواب نامکمل دے۔ ورسرہ یو بل روڈ ہم دے، یر پل تو گوکن روڈ چہی شپہر اووہ ورخہی مخکبہی چہی دا کوم سوال 831 بانڈہی جواب راغلے وو، ہم دہی یر تہمنت د ہغہی متعلق ماتہ تفصیلات را کرہی وو او دہی ننہی جواب کبہی د ہغہی متعلق ہیخ قسم خہ تفصیل وغیرہ دا نشتہ دے نو Concerned Minister Sahib د لہر د دہی سرہ وضاحت و کرہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عارف یوسف۔ عارف یوسف صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو): سر، ما آن کرے دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ  
 اَللّٰوْحَمْدُنِ اَللّٰوْحَمِیْم۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ اسمیں یہ ہے کہ جو انہوں نے سوال کیا ہے، اس میں جو تھے، اس میں کچھ بھی نہیں ہوا تھا، اس میں جو ٹھیکدار تھے، ان کے حوالے ہی کیا گیا تھا جو منظور شدہ ٹھیکدار

تھے، ان کو صرف یہ کیا گیا تھا اور انہوں نے پلوں اور سڑکوں کے اوپر کام کیا تھا اور اس میں یہ ہے کہ اس میں آپ کو پڑھ کر بھی سنا تا ہوں، اس حد تک یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں پی کے۔ 79 بونیر میں مختلف سڑکوں اور پلوں کی مد میں محکمہ مواصلات بونیر کو رقم فراہم کی گئی تھی اور ان کاموں کو صرف منظور شدہ ٹینڈر ڈجو ہوئے تھے، صرف ان کے حوالے کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ جو ڈیٹیل ہے، وہ مکمل اس کے ساتھ لف ہے اور اس میں باقاعدہ ان کے نام اور Annexures اور ان کے Estimated Expenditures / cost اور جو پراگریس ہو چکی ہے سر، اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور پراجیکٹ کیٹیوں کا جو انہوں نے ذکر کیا تو پراجیکٹ کیٹیوں کے ذریعے کام پہلے نہیں کیا گیا تھا، اس لئے کہ پراجیکٹ کیٹیاں جو ہیں، وہ بڑے لیول پر یا چھوٹا (پراجیکٹ) جو دس لاکھ یا پندرہ لاکھ یا اس سے کم کیا گیا تھا لیکن جتنے بڑے تھے، وہ اوپن ٹینڈر ڈ کے ذریعے کئے گئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر، ما غوبنتلی دی چہی زما حلقہ کنبہی د روڈونو پہ مد کنبہی خومرہ فنڈ ایبنودلے شوے دے، دھر ہر سکیم نوم، دھغہی فنڈ وغیرہ او دھغہی پراگریس دا د ماتہ Provide کرے شی۔ جناب سپیکر، زما Objection دا دے چہی دا کوم جواب ماتہ راکرے شوے دے، دا نامکمل دے، زما سرہ لاس کنبہی دا 831 نمبر سوال دے او دہی نہ شیپورخہی مخکنبہی دہی Reply ہم د دغہ دیپارٹمنٹ راغلی دہ نو پہ ہغہی کنبہی یو شان جواب راغلی دے او پہ دیکنبہی بل شان جواب راغلی دے نو ماتہ نہ بنکاری چہی پہ دیکنبہی کوم یو جواب درست دے او کوم یو جواب غلط دے؟ بل جناب سپیکر، زہ د منسٹر صاحب پہ نوٹس کنبہی یوہ خبرہ راولم چہی دا کوم لسٹ چہی نن پہ دہی جواب کنبہی دوئ ماتہ راکرے دے، پہ دیکنبہی دا سکیم نمبر (1) Improvement and Widening and Black Topping of road from Dagger Chowk to Dagger Bridge، نو پہ دیکنبہی دوئ پراگریس بنودلے دے پچھتر فیصد او دا مخکنبہی چہی کوم جواب ماتہ راکرے شوے دے جناب سپیکر، پہ ہغہی کنبہی پراگریس بنودلے شوے دے سو فیصد، Completed بالکل، نو شیپورخہی مخکنبہی وائی دا Complete دے او شیپورخہی وروستو وائی دا پچھتر فیصد شوے دے، نو زما پہ خیال باندہی چہی زہ نہ پوہیرم چہی

مخکبني Complete وو، په دې شپږ ورځو کبني را کم شو نو دا څنگه داسې د غیر زمه داری مظاهره ولې کیږي؟ او دویمه خبره جناب سپیکر، دا دویم چې کوم سکیم دوی راوړي دے Improvement and Black Topping of Elai road، نو په دیکبني ئے ماته جواب را کړے دے چې دا پچاس فیصد In progress دے او د دې نه مخکبني ئے چې کوم جواب را کړے دے، په هغې کبني ئے لیکلی دی چې دا اسی فیصد پراگریس کبني دے نو د دې نه شپږ ورځې مخکبني دا په اسی فیصد پراگریس کبني وو او اوس دا پچاس فیصد پراگریس ته را کوز شو نو زما په خیال که پراگریس سیوا کیدلے نو د سړی په یقین کبني به راتلل خو پراگریس خو را کمیږي نه جناب سپیکر، نو دا د کمیټی ته ریفر کړے شی چې دا مکمل Thrash out کړے شی۔ زه مطمئن نه یم جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی عارف یوسف۔

پارلیماني سیکرٹری (سی اینڈ ڈبلیو): سر، اس میں گزارش ہے کہ جو 831 نمبر کا جو کونسلین کہہ رہے ہیں، میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے، اس وقت یہاں پر سیکرٹری صاحب بھی موجود ہیں تو ابھی سیشن کے بعد ان کے ساتھ میں بیٹھ جاتا ہوں اور دونوں کو ملا کر دیکھ لیتے ہیں، اگر دونوں میں کوئی فرق ہوا تو میں ان کی تسلی کرتا ہوں کہ چیک کر کے اس کو ٹھیک کر دیا جائیگا اور جیسے ان کی تسلی ہوتی ہے، اسی طریقے سے ان کی تسلی کر دیں گے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مفتی صاحب! صحیح دہ؟

مولانا مفتی فضل غفور: تھیک دہ جی، تھیک دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ کونسلین نمبر 858، سید جعفر شاہ صاحب۔

\* 858 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں کابنحو تادین روڈ کی تعمیر شروع ہوئی تھی جو دریائے سوات کے دائیں جانب براستہ مٹہ مدین تک تھا جس کیلئے ڈیڑھ ارب روپے کے لگ بگ فنڈ مختص کیا گیا تھا؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سڑک کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، اس کو کب تک پایا تکمیل تک پہنچایا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) کانجو سے مدین تک 47 کلومیٹر سڑک میں سے 42 کلومیٹر کانجو سے دامانہ تک مذکورہ پراجیکٹ کا حصہ ہے جو اب مکمل ہو چکی ہے۔ سوائے ایک پل کے جو ان شاء اللہ اپریل 2014 کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ مذکورہ پل کا لاٹھ کے مقام پر تعمیر ہو رہا ہے جو ابتداء میں کچھ مقامی مسائل اور بعد میں ڈیزائن میں تبدیلی کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوا، البتہ سڑک پر ٹریفک پرانے پل کے ذریعے رواں دواں ہے اور ٹریفک کی روانگی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ باقی ماندہ 5 کلومیٹر سڑک (دامانہ سے مدین تک) کا سروے مکمل ہو چکا ہے اور زمین کی خریداری کیلئے سیکشن فور کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ اس حصے پر کام پی سی ون کی منظوری کے بعد شروع کیا جائے گا جس کیلئے نئے ٹینڈرز طلب کئے جائیں گے۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی سپیکر صاحب۔ نوے فیصد پورے جو مطمئن یم، پہ دیکھنے جی یوہ خبرہ دہ چپی دا پی سی ون بہ، یہ کب منظور ہوگا جناب والا؟ ایک یہ ارشاد فرمائیں اور کوئی ڈیڈ لائن دے دیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو پانچ کلومیٹر اور 42 کلومیٹر کا کہہ رہے ہیں، پورے 47 کلومیٹر، تو اس میں ابھی پر اہلم بنا ہوا ہے Compensation کا، تو اگر منسٹر صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ ارشاد فرمائیں کیونکہ وہاں پر جو علاقہ ہے، Tourist resorts ہونے کی وجہ سے زمین کی قیمتیں بہت High ہیں اور وہاں پر 20 سے لیکر 25 لاکھ روپے تک فی کنال زمین کی Cost ہوتی ہے، ابھی جو سرکاری ریٹ انہوں نے مقرر کیا ہے، That is Rs. 150 per square feet، تو وہ بہت غریب لوگ ہیں، ایک ایک کنال، دو دو کنال ان کی زمین ہوتی ہے تو اگر یہ باہمی مذاکرات اور Negotiations کے ذریعے اس کی Price fix کر لیں تو یہ ان لوگوں کا، غریبوں کا فائدہ ہوگا اور سڑک میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اور تیسری بات یہ ہے کہ پی سی ون کو جلدی اگر منظور کر لیں اور اس پر کام شروع کریں تو جلدی یہ سکیم Complete ہو جائے گی۔ تھینک یو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی منسٹر عارف یوسف، پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: سر، یہ جو ٹوٹل روڈ تھا، یہ کانجو سے مدین تک یہ 47 کلومیٹر تھا جی، اس میں جو کانجو تا دامانہ ہے، یہ آتا ہے 42 کلومیٹر، وہ Complete ہو چکا ہے اور اس کے اوپر میرے خیال میں آپ لوگوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے، شکر یہ سر۔ یہ جو دامانہ ٹو مدین ہے، یہ پانچ کلومیٹر شاید آپ اس کی بات کر رہے ہیں، اس میں آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے، اس میں وہاں پر بڑی زیادہ Hurdles ہیں، Consultants بیچ میں اس میں Hire ہونے ہیں، پی سی ون اس کا بن رہا ہے اور جیسا کہ آپ نے



کہا ہے، سیلاب کی وجہ سے اس کا کافی حصہ بالکل، زمین ہی وہاں سے چلی گئی ہے تو اس میں ایسا ہے کہ اس کے اوپر کام ہو رہا ہے جو وہاں پر Compensation ہم نے سیکشن فور کے نیچے کرنا ہے، وہ باقاعدہ کریں گے ان کو اور جو ریٹ ہے وہاں پر، اس ریٹس کے مطابق کریں گے جی اور اگر وہ کہیں تو خیر ہے ان کے ساتھ تھوڑا اوپر نیچے ہو جائیگا لیکن جو وہاں پر رولز ریگولیشنز ہیں، اس کے مطابق یہ ہمیں کرنا پڑے گا۔  
شکریہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میری ریکویسٹ ڈیپارٹمنٹ سے صرف سپیکر صاحب! یہی ہے کہ اگر ان کے ساتھ Negotiation کر لیں اور تھوڑی قیمت خیر ہے، وہ لوگ 20 لاکھ نہیں مانگیں گے، میں بھی اس میں بیٹھ جاتا ہوں اور سیکرٹری صاحب سے بھی اس میں مل لیتے ہیں تاکہ ----

جناب قائم مقام سپیکر: بہتر یہ ہے کہ آپ ----

جناب جعفر شاہ: یہ مسئلہ ہم حل کر سکیں۔ I am thankful

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ کونسلن نمبر 859، سید جعفر شاہ پلیر۔

\* 859 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیرونی امدادی اداروں کے تعاون سے سوات میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی کا کام شروع کیا تھا جن میں سے کچھ پلوں پر کام جاری ہے جبکہ بعض پلوں پر کام شروع کر کے ادھور اچھوڑ دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض پلوں یعنی قندیل، دامانہ، بشیگرام، چیل، گور نئی، مانگیال، باڈائی، پشمال تروڑ کس رامیٹ، گجر گبرال اور بحرین تورو ال پلازہ پلوں کے مینڈرز بھی ہو چکے ہیں اور ان میں سے بعض پر کام شروع نہیں ہوا اور بعض پر کام کی رفتار سست ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پلوں کی تعمیر پر سست روی کی وجوہات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) یہ درست

ہے کہ محکمہ نے بیرونی امدادی اداروں کے تعاون سے سوات میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی کا کام شروع کیا ہے۔ تمام منظور شدہ پلوں پر کام جاری ہے اور کسی بھی پل پر کام شروع کر کے ادھور نہیں چھوڑا

گیا۔ ضلع سوات کیلئے منظور شدہ 38 پلوں میں سے 26 مکمل ہو چکے ہیں، بقایا 12 پر کام جاری ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں موجودہ مالی سال 2013-14ء کے دوران مکمل کر لیے جائیں گے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

STATEMENT SHOWING LIST OF STEEL BRIDGES  
CONSTRUCTED BY DFID THROUGH CONSULTANT  
HALCROW IN C& w HIGHWAY DIVISION SWAT

S.NO.	NAME OF SCHEME	PROGRESS
	DFID Assisted Steel Bridges Project in Crises Affected Districts of Malakand Division, DFID Assisted (In Kind) ADP No.380/100038 (2013-14)	
1.	Allhuda Landaykass Steel Bridge	Completed
2.	Akhun Baba Shagai Steel Bridge	Completed
3.	Biha Fazal Banda Steel Bridge	Completed
4.	Tall Langar Steel Bridge	Completed
5.	Mandal Dag Bridge	Completed
6.	Gwalarai Bridge	Completed
7.	Lower Koo	Completed
8.	Taghma Nasrat Bridge	Completed
9.	Totano Bandal Bridge	Completed
10.	Dewlai Golden Bridge	Completed
11.	Gharai Khazana Bridge	Completed
12.	Lower Benr Bridge	Completed
13.	Toorawal Plaza Bridge	Completed
14.	Jaba Islampur Bridge	Completed
15.	Guilgram Bridge	Completed
16.	Degree College for Girls Barikot Bridge	Completed
17.	Dherai Kanju Bridge	Completed
18.	Jamnara Doghlgay Bridge	Completed
19.	Swagalai Bridge	Completed
20.	Aboha Barikot Bridge	Completed
21.	Sakhra Lalkoo Steel Bridge	Completed
22.	Sakhra Adda Bridge	Completed
23.	Swatial Fazal Banda Bridge	Completed
24.	Damano Kass i/o Sumano Kass Bridge	80% Completed

25.	Guranai Bridge	60% Completed
26.	Jarey Qandil Bridge	70% Completed
27.	Atror Bridge	60% Completed
28.	Kalam Bazar Bridge	Completed
29.	Kalam Exit Bridge	50% Completed
30.	Shinku Bashigram Bridge	Completed
31.	Peshmal Hurryanai Bridge	80% Completed
32.	Takhta Band (Kulader) Bypass Bridge	80% Completed
33.	Chail Bashigram Bridge	80% Completed
34.	Mankiyal Bridge	50% Completed
35.	Sper Dar Baba Bridge	Completed
36.	Gujaro Kalay Miandam Bridge	80% Completed
37.	Pishtonai Bridge	85% Completed
38.	Akhtar Abad Bridge	95% Completed
39.	Badalai Bridge (Not included in approved PC-I of DFID steel bridges)	Not- Approved

(ب) جز (ب) میں جن پلوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان تمام پلوں (ماسوائے باڈالئی) پر کام جاری ہے اور کام کی رفتار پر موسمی اثرات اثر انداز ہوتے ہیں، باڈالئی نام کا پل محکمہ کے پاس منظور نہیں ہے۔

(ج) محکمہ / ٹھیکیدار کی طرف سے کسی قسم کی سست روی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا ہے اور تاخیر کی وجہ صرف بالائی علاقوں میں شدید موسم، بارش / سیلاب اور بر فباری ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یوسر۔ اس میں جواب بالکل درست ہے، ایک بات ہے اس میں جناب سپیکر! کہ یہ ایک گاؤں ہے باڈالئی اور یہ پل بھی سیلاب کی وجہ سے بہہ چکا تھا اور دسمبر یا نومبر 2012ء میری 'جائیکا' کے ساتھ بات ہوئی تھی اور انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا، اس کو Include کیا گیا ہے،

’جائیکا‘ کے اندر جو پیل وہاں پہ تعمیر ہو رہے ہیں، یہاں پہ لکھا ہے کہ وہ نہیں ہے تو میری ریکویسٹ ہوگی ڈیپارٹمنٹ سے، کیونکہ کم از کم پانچ چھ گاؤں اس سے ہزاروں کی آبادی مستفید ہوگی اور کافی متاثر ہے۔ یہ بھی سیلاب میں بہہ گیا تھا، یہ پیل اور اس کو شامل کریں تو اس میں لوگوں کا فائدہ ہوگا۔  
جناب قائم مقام سیکرٹری: جی مسٹر عارف یوسف۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: یہ جو پیل، باقی یہاں پہ دیکھیں ٹوٹل جو پیل تھے، وہ 38 پیل وہاں پہ تھے جی، ان میں سے 26 جو Bridges ہیں، وہ Complete ہو چکے ہیں، آپ کا جو اعتراض ہے، وہ صرف باڈالٹی پیل پر ہے۔ اس کا یہ ہے کہ ابھی اس کو اے ڈی پی میں نہیں ڈالا گیا ہے، یہ بات آپ کی ٹھیک ہے اور یہاں پہ اس کی فنڈنگ کی وجہ سے، یہ ٹوٹل سیلاب کی وجہ سے جو پیل گئے تھے اور جتنی فنڈنگ آئی تھی، اس کے مطابق کام شروع ہوا تھا، تو آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ پیل رہتا ہے اور اس کو ہم Next PC-I میں یہ آپ Proposal دے دیں، اس کے مطابق ہم لوگ اس میں ڈال لیں گے اور ان شاء اللہ اس میں Next جو پی سی ون ہے، اس میں ہم ڈال کر اس کو بنانے کی کوشش کریں گے، اگر فنڈنگ کے اوپر یہ Depend کرتا ہے، اگر فنڈنگ نہ ہوگی تو پھر اس کے مطابق کیا جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: سر جی، مہربانی۔ کوشش کریں کہ فنڈنگ ہو کیونکہ یہ سیلاب میں بہہ چکا ہے اور کافی لوگوں کو تکلیف ہے۔ ویسے میں Generally کہہ رہا ہوں کہ جو بقایا پیلوں پہ کام ہوا ہے It's very satisfactory اور بہت اچھا کام ہوا ہے اور کافی پیل ابھی Complete ہو چکے ہیں تو I appreciate -also

جناب قائم مقام سیکرٹری: شکریہ جناب۔ کونسلر نمبر ہے 860، جی مظفر سید صاحب۔

\* 860 \_ جناب مظفر سید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی روڈوں کی تعمیر، مرمت و دیکھ بھال پختہ خواہائی ویزا اتھارٹی (PkHA) کے ذمہ ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ پختہ خواہائی ویزا اتھارٹی کو ایم اینڈ آر فنڈ کی مدد سے فنڈ مختص کیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ اتھارٹی کو ایم اینڈ آر فنڈ کی مدد سے کل کتنا فنڈ دیا گیا ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) گزشتہ تین سالوں میں مذکورہ رقم سے کن کن اضلاع میں روڈوں کی مرمت اور دیکھ بھال پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ضلع وردکانام، رقم کی مالیت اور اخباری اشتہار بمعہ تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے:

(iii) گزشتہ تین سالوں کے دوران PK-94، PK-95، PK-96 میں کن کن روڈز پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، روڈکانام، رقم کی مالیت، اخباری اشتہار بمعہ تاریخ کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؟  
جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): { جواب جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی این ڈبلیو) نے پڑھا }  
(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں جو فنڈز میا کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) سال 2010-11 مبلغ 625 ملین۔

(ii) سال 2011-12 مبلغ 650 ملین۔

(iii) سال 2012-13 مبلغ 750 ملین۔

تفصیل برائے سال 2010-11 تا 2012-13 جیسا کہ اوپر درج ہے، جناب کی خدمت میں بمعہ اشتہار نام رقم اور ضلع وار سڑکوں کی تفصیل ایوان میں پیش کی جا چکی ہے۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران PK-94، PK-95، PK-96 میں جن سڑکوں پر جتنی رقم خرچ ہوئی ہے، بمعہ اشتہار ایوان میں پیش کی جا چکی ہے اور حلقہ PK 96 میں کوئی سڑک PkHA کے حدود میں نہیں آتی۔

جناب مظفر سید: کوئٹہ نمبر 860، دیکھنے جی ما تپوس کرے وو او زما ضمنی سوال، دھغی جواب نہ دے را کرے شوے، ما د پی کے وائز تپوس کرے دے چہ دیکھنے خومرہ د Repairing / maintenance کار شوے دے؟ دویم دا چہ جواب کوم ماتہ ملاؤ شوے دے نو ہغہ دومرہ گد و دے چہ یو خائے کبہ لیکے پہ پیج نمبر 4 بانڈی د سترکت دیر بیا لیکے شاہی، بیا لیکے چوکیاتن، نو دا د دوہ ضلعو خبرہ ئے بل بل شان کرے دہ، شاہی پہ دیر پائین کبہ دہ او چکیاتن پہ دیر بالا کبہ دے۔ بل خائے کبہ ماتہ لیکے پہ پیج نمبر 9 بانڈی د سترکت تیمر گرہ، زہ حیران یم چہ د سترکت تیمر گرہ خو ہدو شتہ نہ، Maintenance

کبني ڇه ڪم ڊو ڪرو روپو ڪار په يو ڄائڻي ڪبني شوع ڊي، ڊ هغي لو ڪيشن نشته، زما به ڊ سپيڪر صاحب نه ڊرخواست ڊا وي چي زه ڊ تنقيد بغرض اصلاح قائل يم، تنقيد برائے تنقيد نه چي يو خبره Thrash out ڪيري او خبره ڪتلي ڪيري او ڊ يو خبري صحيح تحقيق ته ڊ رسيدو ڊ پارہ خو دلته ماتہ ڊا جواب خو ڪافي نه ڊي او نه په ڊي باندي زه مطمئن ڪيرم او ڪه زه هسي ڄاڻاں و ڪرم خونہ به زما ضمير مطمئن شي او نه به ڊ خبري اصلاح وشي نو زما به ڊا ڊرخواست وي چي ڊا ڊ Concerned Committee ته لارشي او هلته ڪميٽي ڪبني ڊا و ڪني شي چي دومره په ڪرو روپو فنڊ ڊ Maintenance او ڊ Repair په نوم باندي لارشي په هوا ڪبني، دلته تار ڪول و اچولے شي، هغه ڄائڻي ڪبني خبره لکه تورہ را تورہ شي، دوہ ورڃي پس وائي يره باران راغے، بس باران سرہ ڇه نشته، خبره ختمہ شوہ۔ نو ڊا يو ڄاڻاڻ ته ڊ تهنيڪ ڪولو خبره نو جناب سپيڪر صاحب! زما به ريكويست ڊا وي چي دلته ڊ ڊي خبرو چي ڪوم Sensitive issues وي نو هغه ڊ بالکل هغي باندي ڊ پورا ريسرچ ڪيري، تحقيق ڊ ڪيري او په هغي باندي ڊ انڪوائري ڪيري او په هغي باندي ڊ هاؤس هم په اعتماد ڪبني اخستے ڪيري او ڊ خبري اصلاح ڊ هم ڪيري نو زه به ڊا ريكويست ڊير په ادب سرہ ڪوم چي ڊا ڊ خامخا چي ڊا ڊيره لويه خبره ده او ما ڊ ٽولي صوبي ٽپوس هم ڪرے ڊي په ڊيڪبني، يعني ڊا خبره يواڃي ڊ دير لوئر نه ده، ما ڊ ٽولي صوبي خبره ڪري ده نو ڪه ڊا ڪميٽي ته لارشي نو زما يقين ڊا ڊي چي په ٽوله صوبه ڪبني به يو شو پرسنٽ ڊا نظام ڊ Repairing ڊ Maintenance ڊا فنڊ منڊ تهنيڪ لگي او لڙ به ڊ هغه نظام اصلاح وشي۔

جناب قائم مقام سپيڪر: جي عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سوال نمبر 860 ميں، پہلے اس کو فرنيچر ہائی وے اتھارٹی کہتے تھے، ابھی اس کو پختہ نچو ہائی وے اتھارٹی کہتے ہیں، اس میں ہم نے بجٹ کے بعد کچھ سوالات اٹھائے تھے کہ اس محکمہ کے Criteria کیا ہیں؟ تو ہمیں بتایا گیا تھا کہ جس ضلع میں بھی ایسا روڈ جو Intra district ہو جو دو اضلاع کو ملاتا ہو، وہ اسی Criteria میں آتا ہے اور اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ تو ہم نے کوہستان میں بھی Proposals دی تھیں ایم ڈی صاحب کو اور منسٹر صاحب نے Commitment بھی کی تھی فلور آف دی

ہاؤس پہ، یوسف ایوب صاحب نے کہ ایسے اضلاع جہاں پہ فرنٹیسر ہائی وے اتھارٹی کے روڈز نہیں بنتے ہیں یا وہاں پہ وہ کام نہیں کرتے ہیں، اس معیار پہ اگر وہ پورا اترتے ہیں تو ہم اس کو شامل کریں گے لیکن آج تک ایم ڈی صاحب نے ان پراجیکٹس کو جو بڑے Important بھی ہیں اور Intra district roads بھی ہیں اور جو خاص کر دور دراز علاقے ہیں، ہمارے شانگلہ، بنگرام، کوہستان، تو ایسی سڑکوں کو اس میں شامل نہیں کیا اور یقیناً فلور آف دی ہاؤس پہ منسٹر صاحب نے اس کی یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم ان کو شامل کریں گے، اس میں بھی ذرا وضاحت کریں، یہ منسٹر صاحب کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام سلیکر: جی منسٹر بخت بیدار خان، پلیز۔

جناب بخت بیدار: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 860۔ مظفر سید صاحب ورور دیر بنہ سوال کرے دے، دوئی سرہ زہ اتفاق لرم خو گیلہ مہی تری پہ دہی دہ چہی درہی حلقہی نئے ور کپہی دی او PK-97 پکبہی نہ د ور کپہی او دے زمونہ د دیدک چیٹر مین دے نو پکار دہ چہی دوئی لکہ فرا خدلی نہ د کار واخلی او زہ د سوال مننہ کوم چہی دا ریفر شی کمیٹی تہ۔

جناب قائم مقام سلیکر: جی۔ منسٹر عارف یوسف پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: شکریہ۔ اس میں یہ ہے کہ ٹوٹل ان کی جو ریکویسٹ ہے یا پوچھنا جو چاہتے تھے، وہ Maintenance اور Repair اور خاص کر PK-94، PK-95 اور 96 کے بارے میں کہ کس کس روڈ پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، روڈ کا نام، رقم کی مالیت، اخباری اشتہارات بمع تاریخ فراہم کئے جائیں؟ اس کی ٹوٹل ڈیٹیل، جو انہوں نے ڈیٹیل مانگی ہے، وہ ساری ان کو دی گئی ہے اور یہ تیج نمبر 19 پر PK-94 کے بارے میں بھی ہے، 95 کے بارے میں، چونکہ 96 جو ہے وہ پراونشل ہائی وے کے نیچے نہیں آتا اس لئے اس کی ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے، جو انہوں نے Maintenance اور Repair یا پی ایچ اے کے بارے میں مانگا ہے، وہ ٹوٹل ہم نے یہاں فراہم کیا ہے اور اس کے بعد بھی اگر یہ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے بعد بیٹھ کر ان سے بات کر سکتے ہیں، ان کی تسلی کرادیں گے۔

جناب قائم مقام سلیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر، بخیننہ غوارم، بخت بیدار خان خو مونہ کبہی زور آور دے نو دے نہ شو چہیر لے، ما خکہ د ہغی ذکر نہ د کرے خو ہسہی ما د تہولہ صوبہی سوال کرے دے، تاسو زما کوئسچن وگوری نو پہ دغہ کوئسچن

کبھی چچی کومہ خبرہ ما کپڑی دہ نو ہنھی کبھی سوال ہم دادے چچی کوم کوم خانی کبھی د صوبی سوال مہی کپڑے دے ، سوال صوبے کا ہے، یہ ایک Constituency کا نہیں ہے، یہ ایک ضمنی وہ ہے کہ میں نے نیچے تین، اگر یہ چاروں کا دیا جاتا تو میرے خیال میں اور بھی بہتر ہوتا، میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری اصلاح کر دی لیکن جہاں تک تفصیل کا تعلق ہے جو ہمارے صاحب فرما رہے ہیں تو میرا تو اعتراض اسی تفصیل پہ ہے، میں تو اس کے ساتھ Disagree کرتا ہوں اور آپ دیکھیں نا، میں نے جو لکھا ہے، پوچھا ہے، وہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد، ڈی آئی خان، پشاور ایجنسی، ممند ایجنسی، اور ابھی یہ مجھے بتائیں کہ ممند ایجنسی میں یہ کیسے انہوں نے Repair کا کام کیا ہے؟ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم فائنا میں نہیں کرتے یا شاید میں اس میں نہیں ہوں لیکن یہ انہوں نے ممند ایجنسی کا کیسے دیا ہے؟ آپ سیریل نمبر 5 پہ دیکھیں تو کیا یہ مجھے مطمئن کر سکتے ہیں کہ یہ ممند ایجنسی میں انہوں نے ادھر کام کیا ہے؟ اور ڈسٹرکٹ مردان، مردان، پھر صوابی، بونیر، شانگلہ اور مالاکنڈ ایجنسی، تو یہ ساری میں نے ڈیٹیل سوٹ وغیرہ کی دی ہے، بونیر کی، تو یہ اگر سارے ایم پی ایز اس سوال کو سمجھیں اور اس کی اہمیت کو سمجھیں تو یہ اپنے اپنے حلقوں کی پھر ڈیٹیل وہ کریں گے اور ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ Repairing and maintenance کے نام پہ کتنا پیسہ ہمارا ضائع ہو رہا ہے اور اس کا کوئی Output نہیں ہے۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ یہ اگر کمیٹی کو چلا جائے تو میرے خیال میں یہ Thrash out ہو جائے گا اور اس میں ساری ڈیٹیل پھر ہاؤس کو آ جائے گی۔

**Mr. Acting Speaker:** Is it the desire of the House that the Question No. 860, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Acting Speaker:** The 'Ayes' have it, the Question is referred to the concerned Committee.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

رسمی کارروائی

وزیر صحت: جناب سپیکر، صحافیوں کا بائیکاٹ ختم ہوا ہے اور وہ یہاں پہ آئے ہیں تو ان کو ویکم کرتے ہیں۔

(تالیاں)



جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم گلگت اور کزنٹی صاحبہ۔

محترمہ گلگت اور کزنٹی: جناب سپیکر صاحب، جیسے کہ بار بار ہماری اور آپ کی کاوشیں، آپ نے بہت Seriously اس مسئلے کو لیا لیکن افسوس میں یہاں پہ تھوڑا سا ضرور کروں گی کہ ہمارے جو آفیشلز ہیں، وہ اس کو اتنا Seriously مسئلہ، میڈیا جو چوتھا ستون ہے ہمارا اور جو زیادتی ہوئی ہے اور میرا خیال ہے، یہ ہمارے صوبے میں بلکہ پورے پاکستان کی اسمبلیوں میں یہ واحد ایک ایسا واقعہ تھا کہ جس کی وجہ سے تین چار دن جو ہے تو میڈیا نے اسمبلی کی کوریج کا بائیکاٹ کیا جس میں لاء اینڈ آرڈر تھا اور جس میں باقی بہت Important issues تھے جو کہ یہاں سے باہر جانا چاہیے تھے۔ ہم اس پہ Believe کرتے ہیں کہ Tolerance ہونی چاہیے، چاہے وہ پولیس والا ہے، چاہے وہ آرمی والا ہے، چاہے وہ Politician ہے، چاہے وہ صحافی ہے، چاہے وہ جس طبقے سے بھی تعلق رکھتا ہے تو اگر ہم لوگ Politely کسی سے بات کر لیں، ٹھیک ہے سیکورٹی کے ہمیں مسئلے ہیں لیکن مسائل کے ساتھ ساتھ صحافیوں نے بھی اپنی جانیں قربانی کیلئے پیش کی ہوئی ہیں، میں ان کو دیکھ کر تڑپتی ہوں اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہم اس واقعے کی شدید مذمت کرتے ہیں اور فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کے توسط سے یہ بات سی ایم تک پہنچانا چاہتی ہوں کہ سی ایم صاحب اس بچے کو اسلام آباد کو سرکاری خرچے پر بھجوائیں کیونکہ وہ بچہ جو ہے، اس کی حالت اتنی ٹھیک نہیں ہے تو اگر اس کو اسلام آباد، کیونکہ اس کے سر پہ چوٹ لگی ہوئی ہے تو ہم صحافیوں کے ساتھ سمجھتی کا اظہار بھی کرتے ہیں اور تمام اپوزیشن کی طرف سے ہم ان کو دیکھ بھی کرتے ہیں اور ہم اس واقعے کی مذمت بھی کرتے ہیں، جو ہوا اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر آپ اس کر سکیں تو آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے کیونکہ اس ہاؤس کے کسٹوڈین آپ ہیں، اس اسمبلی کی کسٹوڈین جو ہے، وہ یہ چیز ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر شاہ حسین صاحب، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، یرون نہ مخکبئی ورخ شوکت یوسفزئی صاحب دلته کبئی پہ دہی فلور بانڈی دا اووئیل چہی زہ د صحافی خوا لہ دوہ درہی خله تله ووم او هغه خیر خیریت می دریافت کرے دے او هغه تھیک هم دے او ډاکتران د هغه ډیر بنه نگهداشت کوی او ډیر بناستہ علاج ئے دے۔ مفتی فضل غفور صاحب او زہ، مونر داسی یو دو گھنتی مخکبئی لا رو ایل آر ایچ تہ، سپیکر صاحب! پہ خدائے یقین و کبری چہ هلته کبئی د هغه پہ

کمرہ کبھی نہ نرس وہ، یو ڈاکٹر راغلیے وو او هغه صحافی صاحب اووئیل، نعیم خان، چچی دا تاسو راغلیے نو بد قسمتی یا خوش قسمتی سره دا ڈاکٹر نن راغلیے دے او هغه ڈاکٹر صاحب غالباً نعمت اللہ نوم ئے دے، هغه مکمل لکه یا د صوبائی اسمبلی ممبر یا د قومی اسمبلی ممبر هغی کبھی سیاست شروع کرو چچی طالبانو دا وکرل او ډرون حملې دا وشوې او پی تی آئی دا وکرل، جماعت اسلامی دا کوی، جمعیت علماء اسلام دا وکرل، نو هغه هغی کبھی سیاست شروع کرو نو چچی مونږ هغه ته دا اووئیل چچی ته د دې سړی علاج وکره او ته د ای این تی سپیشلسټ ئې نو هغه ای این تی سپیشلسټ هلته کبھی مونږ سره سیاست و جنگولو، هغه غریب صحافی، مریض هغسې پروت وو او د شوکت یوسفزئی نه د هغوی هم گیله وه چچی دے خوزمونږ د صحافی برادرئ دے، دے راخی او بیا په فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کوی چچی دلته کبھی د هغه تهیک تهپاک علاج کیری، علاج معالجه ئے شروع ده او هغه ته هیخ قسم تکلیف نشته نو هغه ما ته دا اووئیل چچی زما د ورور په حیثیت باندې ته د اسمبلی په فلور باندې دا اووایه چچی نه شوکت صاحب چا ڈاکٹر ته وینا کړې ده او نه زما خواله ڈاکٹر راغلیے دے، نه زما Proper علاج شروع دے، ماته خوزما ورونږه وائی چچی تا بل هسپتال ته اوږو خوزما د صحافت ورونږه چچی دی، کمیونٹی چچی ده، هغوی ما نه پریردی او هغوی ما ته وائی چچی ته به دلته کبھی ئې حالانکه د هغه په ایل آر ایچ کبھی جی کم از کم د هغه هیخ نشته، که چرته سی ایم مهربانی وکړی، تاسو مهربانی وکړئ او هغه چرته بنائسته بنه هسپتال کبھی چرته پرائیویټ هسپتال کبھی هغه داخل کړی او د هغه علاج معالجه مفت وشي، نه هغه ته دوائیانی او د مفت دوائیانو دا خبرې ټولې غلطې دی، نه مفت دوائیانی شته ورته او نه ئے خواله ڈاکٹر راخی، د ده داسې علاج چچی وشي جی، پرائیویټ هسپتال کبھی چچی مفت دوائیانی ملاؤ شي، د دې حکومت خرچه برداشت کړی چچی دې سره د صحافی برادرئ تسلی وشي او د دوی ډاډ کیرنه ډیره مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریه جی۔ جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ جو بات کر رہی ہیں، مجھے خوشی ہے کہ کم از کم صحافیوں کے ساتھ ان کی ہمدردی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر صحت: پلیز آپ سنیں نا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر صحت: سن تو لیں نا۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اور کزنئی: سپیکر صاحب، ہمیں ہمدردی ہے، یہ کیا بات ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر صحت: آپ کو بڑا پرالم ہے ویسے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔ آپ سنیں جی، آپ ان کو بھی سن لیں۔ شاہ حسین صاحب، پلیز آپ تشریف رکھیں، آپ ان کو سن لیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر صحت: آپ خبر نہ بنائیں نا، بیٹھ جائیں نا، آپ کی خبر بن گئی نا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اور کزنئی: ہم خبر نہیں بناتے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی جی، پلیز آپ۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ جس دن یہ واقعہ ہوا، اسی رات کو میں گیا ہوں اور میں نے یہ

کہا تھا کہ میں ڈیڑھ گھنٹے بیٹھا رہا ہوں، اگر اس میں کوئی غلطی ہوئی تو میں اسمبلی سے Resign دے دوں

گا۔ میں نے یہ کہا تھا کہ میں (تالیاں) میں نے یہ کہا تھا کہ میں ڈیڑھ گھنٹے اس کے ساتھ بیٹھا

رہا اور چونکہ یہ بولٹن بلاک میں ہے تو بولٹن بلاک میں ٹائم پہ ڈاکٹر آتا ہے، صبح آتا ہے، شام کو آتا ہے، اگر

وارڈ میں کرنا ہے تو وارڈ میں ہر وقت ڈاکٹر موجود رہتا ہے۔ یہ بھی میں کہتا ہوں کہ اس کی میڈیسن

Totally free ہے، اگر یہ غلط ہوا تو میں ذمہ دار ہوں، یہاں پہ میں کبھی غلط بات نہیں کروں گا۔ ابھی آپ کمیٹی بنالیں، میں ابھی کہتا ہوں، ابھی کمیٹی بنالیں جناب سپیکر، میں ساتھ جاتا ہوں، اگر میں نے غلط بیانی کی ہو، جو سزا آپ دینا چاہتے ہیں، میں تیار ہوں لیکن خبریں نہ بنایا کریں، پلیز۔  
**جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر محمد علی، پلیز۔**

**جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ):** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ زہ خیل د اپوزیشن ورونرو تہ ہم د دی یو خبری اطمینان و رکوم، زہ خوشحالہ شوم چہی دوی کم از کم دیو انسان او داسی زمونہ صحافی و رور د ہغہ د خیریت بارہ کبھی فکر مند دی، دا ڍیرہ بنہ خبرہ دہ خوان شاء اللہ پہ دہی فلور باندی چہی یو رکن صوبائی اسمبلی خبرہ کوی نوان شاء اللہ دا خبرہ بہ د ایمانداری نہ ڍکہ وی، دا بہ بنہ مدلل خبرہ وی ځکہ چہی پہ مونہ باندی چہی قوم اعتماد کرے دے نو داسی خوشی خلق ئے نہ دی رالی۔ شکر الحمد للہ تول بنہ او شاہ حسین صاحب خو ماشاء اللہ دوی Hat-trick کرے دے، دریم ځل ئے دے چہی ممبر شوے دے۔ زہ د دہ د جذباتو، احساساتو قدر کوم، عزت ئے کوم۔ زہ جی پروں درہی بجہی د دغہ صحافی نعیم صاحب خوا لہ ورغلی یم، پہ بولتین بلاک کبھی روم نمبر 7 کبھی دے ہغہ، ما چہی تپوس و کرو، ہغہ تہ تکلیف ڍیر زیات وو، ما ورتہ او وئیل ستا د ڍاکترانو څہ پوزیشن دے؟ ہغہ ما تہ او وئیل چہی نن دوہ ڍاکتران راغلی دی د سحر نہ، درہی بجہی وہی، دوہ ڍاکتران راغلی دی او البتہ تکلیف ورتہ ڍیر زیات وو، وائی یرہ تاسو لہرہ رابطہ و کړئ کہ چرتہ څوک انجکشن راتہ ولگوی، دا درد بہ زما کنٹرول شی۔ ایم ایس تہ مہی ٹیلیفون کرے وو، ہغہ پہ لاهور کبھی وو، وائی چہی بالکل زہ رابطہ کوم، بیما مہی ہغہ نہ پس چیف ایگزیکٹو سرہ رابطہ و کرہ، ہلتہ چہی د ہغہ سرہ کوم وزیرز راغلی وو، د ہغہ ورونرہ یا د ہغہ رشتہ دار، ہغوی ہم بالکل مطمئن وو خودائے وئیل چہی یرہ Pain ورتہ ڍیر زیات دے نوان شاء اللہ دا نہ دہ جی، تول ایم پی ایز تلی دی، د اپوزیشن ایم پی ایز ہم تپوس لہ تلی دی، د حکومت ایم پی ایز ہم تپوس لہ تلی دی۔ دا کار ہم ڍیر غلط شوے دے، حکومت د ہغہ سرہ ہمدردی ہم کوی، د ہغہ پولیس خلاف چہی دے کارروائی ہم شوہی دہ خوزہ دا وایم چہی ان شاء اللہ تعالیٰ د حکومت د طرف نہ بھرپور سپورٹ، تسلی ساتی ان شاء اللہ او کہ نور ہم تاسو

په ديکښې څه کمه وي، دا خو زمونږ د ټولو مشترکه ورور ده، په ديکښې الله د چرې نه کړې چې زه تاسو ته دا او وایم چې يره حکومت په دې څيز کښې بې پروا ده، حکومت د چا عزت نه کوي، زه دا وایم چې منسټر دوه ځله د سړي تپوس له ځي، د هغه د پارټي پارليماني سيکرټريان، ليډران ځي، دغه شان زمونږه سپيکر صاحب پخپله ځي، دا خو يو لويه آند ده، دا خو زمونږ صحافيان برادران Fourth pillar of the state دی، مونږ چې د دوي قدر نه کوو نور به د چا کوو۔ انشاء الله تاسو تسلي ساتي جي۔

جناب قائم مقام سپيکر: شکريه جناب۔

(عصر کی اذان)

جناب قائم مقام سپيکر: جي سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسين: شکريه سپيکر صاحب۔ سپيکر صاحب، مونږ خود صحافيانو او بيا د پريس گيلري د ايسوسي ايشن او د دې ملگرو شکريه هم ادا کوو چې غالباً نن په څلورمه ورځ باندې هغوی خپل بائیکاټ ختم کړو او دلته راغلل او سپيکر صاحب، دې منسټر صاحب هم خبره وکړه چې زه هسپتال ته تلې يم او Colleagues هم خبره وکړه، پکار هم وه چې هسپتال ته تلې وې خو که سپيکر صاحب، مونږ وگورو د دې اسمبلۍ په تاريخ کښې دا په دې گيلري کښې زه گورم چې ډير 'سينيټر موسټ' جرنلسټس چې دی هغه ناست دی، د دې اسمبلۍ په تاريخ کښې چرته څلور ورځې د اسمبلۍ نه بائیکاټ نه دې شوي او د دې بائیکاټ نقصان دا دې چې څلور ورځې دا اسمبلۍ وچلیده خو زمونږه د دې هائوس آواز هغه اولس ته، عوامو ته نه دې رسيدلې او بيا دا دلته زمونږ دوه Colleague چې نن هسپتال ته تلې دي، هغوی وائي چې يره زمونږ هغه صحافي ورور او حقيقت هم دا دې چې دا ډير زيات عجيبه کار شوي دې چې د اسمبلۍ په گيت کښې په صحافي باندې گزار کيږي، د هغه نه وينې بهيږي او څلور ورځې پس چې دې، دا دومره Delay کيږي، دا ډيره زياته د افسوس خبره ده او بيا دا خبره کيده چې يره فوټيج به گورو چې چا ته گناه ده، چا ته گناه نه ده؟ زما خو دا خيال دې، ما په هغه ټايم باندې منسټر صاحب ته دا خبره کړې وه چې دا خو ډيره زياته واضحه ده چې کوم سر د قانون پاسدار دې، هغه راپاسيدلې دې،

توپک ئے راخستے دے او صحافی ئے د دې گیت مخی ته وهله دے ، د هغه په خله باندې ، د هغه په سینه باندې وینه بهیرې ، دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې تاسو به کبښی ، کمیته به کبښوئ ، بیا به دا فیصله کوئ چې آیا دا گناه چاته وه؟ دا گناه خو وړوند ته هم پته وه چې دا گناه چاته وه۔ دا گناه هغه چاته وه چې لگیدلے دے تشدد ئے کرے دے په هغه صحافی باندې۔ سپیکر صاحب ، Delay پکښې وشوه او بیا دا هم ډیره زیاته غوره خبره ده چې حکومت د صحافیانو تنظیم سره ناست شوه دے او دا مسئله چې ده ، دا مسئله ئے حل کړه او بیا شوکت صاحب هم خبره وکړه او محمد علی صاحب هم خبره وکړه ، تاسو به تلی یئ ، بنه کار مو کرے دے خو ستاسو تک دومره لویه خبره نه وه ، دا ډیره لویه خبره وه چې دومره لوئے ظلم شوه دے او خلور ورځې هغوی بائیکات کرے دے ، د دې اسمبلئ آواز قوم ته نه دے رسیدلے ، نن هم مونږ دا خواست کوؤ چې هغه صحافی چې دے ، زما یقین دا دے چې د هغه د اورې هډوکه هم مات دے ، هغه ته د Neuro هم مسئله ، د پوزې هډوکه هم غالباً چې د هغه مات دے ، د غور ئے هم مسئله ده ، په دې باندې سپیکر صاحب! تکرار نه کوؤ خو منسټر هیلتنه ته به زما هم دا ریکویسټ وی چې که ممکنه وی چې بیا ورشی او که هلته د هغه Proper treatment نه کیږی ، پکار ده چې هغه هلته ایم ایس ته او چیف ایگزیکټیو ته او وائی چې Proper treatment ئے شروع شی۔ ډیره زیاته مهربانی ، ډیره مننه به وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب، سردار اورنگزیب صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریه جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب شاه حسین خان: جناب سپیکر، زه هغه ورځ هسپتال ته تلے ووم جی۔

(قطع کلامی)

جناب قائم مقام سپیکر: تهپیک شوه جی۔ سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کا شکریه ادا کرتا ہوں۔ جس طرح

اپوزیشن کے باقی ساتھیوں نے صحافیوں کے ساتھ اظہارِ تہجرت کیلئے یہاں پہ بات کی، میں سمجھتا ہوں کہ جو چارڈن اس ہاؤس کی رپورٹنگ نہیں ہوئی اور جس طرح منسٹر صاحب غصے میں آگے اور انہوں نے کہا کہ

اپوزیشن والے خبریں لگوانے کیلئے بات کرتے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ اگر حکومت پہلے دن سے اس کے اوپر ایکشن لیتی تو شاید آج ہمیں خبریں لگوانے اور یہاں پہ بات کرنے کا موقع نہ ملتا۔ (تالیاں) بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج چار دنوں کے بعد جناب سپیکر صاحب! صحافیوں نے واک آؤٹ ختم کیا اور اسمبلی اجلاس میں آئے تو یہ۔۔۔۔۔

اراکین: نہیں آئے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: چلو کوئی آگے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کو اگر ہم کسی اپوزیشن کی طرف سے، ہم انہیں اپنے فرض سے آگاہ کرتے ہیں تو یہ لڑنے کیلئے ادھر سے کھڑے ہو جاتے ہیں ہمارے ساتھ، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے اور ہمارے صحافی بھائی کا صحیح علاج نہیں ہو رہا ہے تو منسٹر صاحب کو چاہیے کہ یہاں سے یہ اسلام آباد بھی اس کو منتقل کر سکتے ہیں اور اس کا بہترین علاج کر سکتے ہیں۔ اگر حکومت اس کا علاج نہیں کرانا چاہتی تو ہم اپوزیشن والے مل کر اس کو 'الشفاء' میں لے جائیں گے اور اپنے خرچے کے اوپر اس کا علاج کروائیں گے۔ (تالیاں) وہ اس لئے کہ ہمارے صحافی بھائی آگ میں کھڑے ہو کر ہمارے صوبے کے اندر جو اس وقت حالات ہیں، وہ ایک ایک پل کی خبر سے صوبے کے عوام کو اور ملک کے عوام کو باخبر رکھتے ہیں اور یہی اس اسمبلی کی بھی زینت ہے۔ اگر ہم اپنے صحافی حضرات کا خیال نہیں رکھیں گے تو کون ان کی دادرسی کرے گا اور کس طرح ہمارا یہ میسج جو ہے، اسمبلی میں ہماری کارروائی ہے، یہ عوام تک پہنچے گی؟ تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ چونکہ اس وقت سپیکر کے فرائض انجام دے رہے ہیں تو اس کیلئے انکو آئری کمیٹی مقرر کی جائے کہ جو شاہ حسین صاحب نے یہاں پہ پوائنٹ اٹھایا، نگہت اور کزنٹی صاحبہ نے اور منسٹر صاحب نے کہا کہ آپ تو اخباروں میں خبریں لگوانے کیلئے یہ سارا کچھ کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب! یہ قطعاً نہیں ہے، ہم اپنا جو ہمارا فرض ہے اپوزیشن کا، ہم اس فرض کو نبھاتے ہوئے حکومت کو اس کے فرض سے آگاہ کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جناب۔ منسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: جناب سپیکر، اس پر میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ فرمان صاحب بات کر لیں، پھر آپ کی باری ہے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ اس ہاؤس کا ایک ہی پوائنٹ کے اوپر جو سب کا

اتفاق ہے، وہ یہ ہے کہ صحافی برادری کے جو Rights ہیں اور ان کا جتنا خیال رکھا جائے، وہ کم ہے، اس

پوائنٹ کے اوپر پورا ہاؤس متفق ہے، اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جو واقعہ ہوا، جب مجھے پتہ چلا، میں خود صحافی بھائیوں کے پاس چلا گیا اور میں نے ان سے یہ کہا کہ جو آپ مناسب سمجھتے ہیں، آپ مجھے بتائیں تاکہ اسی طرح ہم آرڈرز کریں، آپ کے ذہن میں جو بات ہو کہ انکو آری ایسی ہونی چاہیے، سزا ایسی ہونی چاہیے، آپ بتادیں؟ وہ بھی ہم نے کیا اور میں تین چار دفعہ ان کے پاس پریس کلب بھی چلا گیا، ان سے معذرت بھی کی، ان کے ساتھ اظہار ہمدردی بھی کیا، ان کی شکایات بھی Genuine تھیں۔ جہاں تک کہ اگر اس مریض کو Attention نہیں ملی تو جناب سپیکر! یہ فیصلہ گورنمنٹ اور اپوزیشن نہیں، یہ صحافی برادری کریں گے اور اگر وہ مجھے بتائیں گے کہ اس میں کوئی غفلت برتی گئی ہے تو میں ذمہ داری لیتا ہوں، ان کے Satisfaction کی، میں ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔

(تالیاں) بجائے اس کے کہ گورنمنٹ کہے کہ جی ہم نے سب کچھ کیا اور اپوزیشن کہے کہ کچھ نہیں ہوا تو یہ فیصلہ صحافی برادری کو کرنے دیں اور میں ان کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ سمجھتا ہوں (تالیاں)

ایک بات میں کرنا چاہتا ہوں اور میں نے یہ بات صحافی برادری کے ساتھ ڈسکس بھی کی ہے کہ ایک بندہ کسی ڈیوٹی کے اوپر، کوئی سپاہی یا کسی بندے کو ہم کھڑا کر دیں کہ وہ صحافیوں کا خیال رکھے، اب مجھے نہیں پتہ کہ اس کے ذہن میں کیا بات ہے؟ اگر وہ Individual capacity میں کوئی غلطی کرے گا تو گورنمنٹ کے اوپر اس وقت Responsibility آتی ہے کہ اگر وہ اس کے غلط کام کو Protect کرے، اگر گورنمنٹ Protect نہیں کرے گی۔ سی سی پی او اور آئی جی صاحب ایک گھنٹے کے اندر اس اسمبلی میں موجود تھے، ہمارے بھائی اپنے دوست کے پاس ہاسپٹل چلے گئے تھے، ایف آئی آر جس طرح کٹوائی گئی، انوسٹی گیشن جاری، اگر اس پراسیس سے بھی، اگر ایف آئی آر انوسٹی گیشن سے بھی ہمارے بھائی مطمئن نہیں ہیں تو میں ذمہ دار ہوں لیکن بجائے اس کے کہ ہم اس کے اوپر ڈیپٹ کریں، یہ فیصلہ ہم ان کے اوپر چھوڑتے ہیں۔ میں Constantly ان کے ساتھ In touch ہوں، اگر وہ کہتے ہیں کہ ایف آئی آر ٹھیک نہیں ہے تو بالکل ٹھیک نہیں ہے، انوسٹی گیشن ٹھیک نہیں ہے تو بالکل ٹھیک نہیں ہے، اگر علاج کا طریقہ کار صحیح نہیں ہے تو بالکل صحیح نہیں ہے، یہ ہم ان کے Discretion کے اوپر چھوڑتے ہیں۔ اس وقت سارا ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ آئندہ ایسا واقعہ بالکل بھی نہیں ہونا چاہیے اور میں جناب سپیکر صاحب! آپ سے بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ چونکہ اسمبلی آپ کی Jurisdiction ہے تو یہاں پر سیکورٹی اور جو ہمارے صحافی حضرات آتے ہیں، ان کی چیکنگ کے حوالے سے بھی میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ ان کی



عزت نفس اور ان کا Honour maintain رہے، ان کے Caliber اور اس کے مطابق Treatment ملے، یہ میری آپ سے بھی درخواست ہے اور اس ہاؤس سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ جو بھی صحافی برادری سمجھے کہ جس چیز کے اندر کمی ہے، گورنمنٹ اور میں اس کے ذمہ دار ہیں اور یہ فیصلہ ان پر چھوڑتے ہیں۔ میں نے اپنا فرض پورا کیا، میں جتنا گیا ہوں، آج بھی مجھے انہوں نے بلایا اور مجھے بڑی عزت دی، پریس کلب کے اندر ان کے بیٹھے، کچھ ہمارے گلے شکوے بھی ہوئے لیکن آخری بات میں یہ کہوں گا کہ یہ میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، میڈیا آزاد نہ ہوتا تو آج پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اس صوبے میں نہ ہوتی اس لئے کہ بہت سارے معاملات جو تاریکی میں ہوتے ہیں اور عام آدمی کو پتہ نہیں چلتا، اس کو Political decision لینے میں تکلیف ہوتی ہے، لہذا Awareness campaign کیلئے جو میڈیا کا Role ہے جو عام آدمی کو سیاسی طور پر اتنا باشعور بنانے میں جو میڈیا کا Role ہے، خاص کر پاکستان تحریک انصاف اور Coalition Government اس کی ممنون ہے اور میں پھر سے یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ آئندہ ایسا واقعہ نہیں ہوگا۔ چونکہ اسمبلی جناب سپیکر! آپ کی Jurisdiction ہے تو آپ سے درخواست ہے کہ آپ خاص خیال ان کا رکھیں۔ ہماری طرف سے کوئی کوتاہی ہو، فیصلہ ہمارے بھائی کریں، ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ آپ سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پڑھی ہیں تو اس لئے میں نے کہا کہ اس کو، آپ پھر اس کے بعد بات کر لیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: خیر جی، پہلے یہ بات کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر، یہاں پہ ہاسٹل میں جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں، ہاسٹل والے ایم پی ایز، میں ان کی طرف سے آپ سے ایک ریکویسٹ کرونگا کہ ہمارے لئے ایک ہیلی کاپٹر کا بندوبست کریں تاکہ یہاں سے ہم اسمبلی سے جب ہم جائیں ہاسٹل میں، کیونکہ کل رات کو شاید آپ کے نالج میں بھی یہ بات ہوگی کہ ہمیں یہاں پر اتار دیا گیا، روڈ مکمل طور پر بلاک تھا اور ہم ہسپتال ہاسٹل گئے ہیں اور گاڑیوں کا پتہ نہیں

چلا ہے کہ وہ کس راستے سے ہاسٹل آئی ہیں؟ تو خدا کیلئے کوئی ایسا سسٹم بنائیں تاکہ یہاں سے ہم جائیں اور ہاسٹل میں داخل ہونے تک By air ہم جائیں اور وہاں اپنے کمرے میں چلے جائیں۔ تھینک یو، سر۔  
 محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب، واقعی بہت زیادہ رش کی وجہ سے یہ مسئلہ بنا ہوا ہے اور ہمیں روزانہ اس سے دو چار ہونا پڑ رہا ہے، لہذا اس کا فوراً تدارک کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ میری جب اس وقت آپ سے ریکویسٹ تھی تو مقصد یہ تھا کہ ہمارے معزز وزیر اطلاعات کے بولنے سے پہلے، جس طرح باقی تمام پارٹیز نے پریس گیلری میں وہاں کی رونق اور جتنی ہماری صحافی برادری ہے، ان کو واپس آنے پہ خوش آمدید میں بھی Formally قومی وطن پارٹی کی طرف سے کروں اور یہ ان کو باور کرا دوں کہ وہ یعنی ممبر نہ ہونے کے باوجود اس ہاؤس کا بذات خود ایک بنیادی حصہ ہیں اور جبکہ تمام ممبران بھی موجود تھے، افسران بھی موجود تھے، مہمانان بھی موجود تھے لیکن صرف صحافیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ بہت سنسان اور ایک سونا ہاؤس لگ رہا تھا تو ہمیں خوشی ہے کہ ان کی واپسی ہوئی لیکن اس میں ہم کسی بحث میں نہیں جانا چاہتے لیکن ایک کوتاہی حکومت کی طرف سے یہ ہوئی کہ کمیٹی تو فی الفور بنی لیکن جو کمیٹی بنائی ہے، ابھی تک انہوں نے اس کا اجلاس نہیں کیا، آج بھی اسمبلی سیکرٹریٹ نے جناب وزیر اطلاعات کو یہ ایک چھٹی لکھی ہے کہ اس کا باقاعدہ Formal، کمیٹی جو اس سلسلے میں Constitute ہوئی تھی، اس کا اجلاس بلا یا جائے اور پھر اس میں جو 17 تاریخ کو واقعہ ہوا، افسوسناک واقعہ، اس کی تحقیقات کی جائیں تو اس کمیٹی سے پہلے ہی وزیر اطلاعات نے، ظاہر ہے حکومت کی طرف سے انہوں نے یہ Effort کی تاکہ اس کو وہ اپنے تئیں جو ہے وہ صحافی برادران سے حل کریں چونکہ بار آور ثابت ہوئی، ظاہر ہے آج پریس واپس آئی ہوئی ہے، صحافی لیکن اس کو اس Probe کرنے کو میں سمجھتی ہوں کہ بہت اہمیت دینی چاہیے۔ وہ کمیٹی بنائی ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں جس طرح آج انہوں نے صحافیوں پہ سارا جھوڑ دیا ہے کہ وہ جس طرح فیصلہ کرتے ہیں تو اس کی Terms of reference میں یہ بات بھی شامل کر دی جائے کہ اس واقعے کی بھی مکمل تحقیقات، اور اس کے علاوہ صحافی کیلئے جو بھی اس کی طبی سہولت یا جو کچھ ہے، وہ بھی اسی میں Decide ہو اور تیسرا سب سے بڑھ کر کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ممبران کے علاوہ پریس کے جو نمائندے ہیں، ان کو بھی Co-opt کرنا چاہیں تو وہ بھی کر لیں لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ جو کمیٹی بنی تھی، اس کا اجلاس فی الفور ہو جانا چاہیے تھا۔ 17 تاریخ سے

آج 21 تاریخ ہو گئی ہے، اس کا انہوں نے کوئی اجلاس نہیں بلایا تو یہ یہاں پہ ذرا Non seriousness نظر آتی ہے اور باقی جہاں تک ابھی یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے جناب سپیکر، تو اس سلسلے میں بھی دیکھ لیں کیونکہ ایم پی ایز کی بالکل ساتھ ہی جگہ ہے اور اگر ان کی آمدورفت میں اتنے مسائل ہونگے تو پھر وہ روزانہ کی بنیاد پہ اجلاس میں ان کی شرکت جو ہے، اس میں خلل پڑے گا تو اس کی بھی میں سپورٹ کرونگی جو منور خان صاحب نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا اور نگہت بی بی نے سپورٹ کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ میڈم۔ نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی جانان صاحب! خبرہ و کبریٰ جی۔

مفتی سید جانان: ستاسو مشکور یم جی د وخت را کولو۔ زہ جی یو گزارش کوم، دا مونخ تہ ہسپی وقفہ کبری او د تولو ملگرو مونخونہ خراب شی، لس منتہ کہ نئے وروستو کوؤ نو بنہ بہ وی جی۔ دا چہ لس منتہ تقریباً، پینخہ منتہ د پاسہ یا لس منتہ د پاسہ باندہی نئے کوؤ، دا تبول کسان بہ جمعہی تہ شی او دا تبول بہ جمعہی سرہ مونخ کوی، د تولو ملگرو مونخونہ بہ خراب شی۔ بس دا گزارش مہی تاسو تہ کولو۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ کونسچن نمبر 866، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

\* 866 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ میں میونسپل کمیٹی کے ذریعے مختلف پلازے BOT کی بنیاد پر تعمیر کئے جا رہے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) BOT کے ذریعے بنائے جانے والے پلازے کون کونسے ہیں، ان کی تفصیلات مہیا کی جائیں;

(ii) آیا ان میں سے کوئی پلازہ مکمل ہو کر آمدن دے رہا ہے، اس کی تفصیلات اور آمدن بتائی جائے اور

معاهدے کی تفصیلات بھی مہیا کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) BOT کے ذریعے بنائے جانے والے پلازہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) کوئل شاپنگ آرکید، واقع پرانا جیل کوہاٹ (زیر تعمیر)۔

(2) نیو فروٹ / سبزی منڈی-II، واقع نیولس سٹینڈ کوہاٹ (زیر تعمیر)۔

(3) جناح پلازہ BOT کی بنیاد پر 2010 میں مکمل ہو چکا ہے۔

(ii) درج بالا BOT Projects میں سے جناح پلازہ کی تعمیر 2010 میں مکمل ہو چکی ہے۔ معاہدے کے مطابق جناح پلازہ کے کرایہ کی مد میں 50% آمدن ٹھیکیدار وصول کر رہا ہے جبکہ 50% آمدن کا حصہ میونسپل کمیٹی کوہاٹ کا بنتا ہے جو کہ مبلغ -/93,035 روپے ماہانہ ہے اور موجودہ معاہدے کی معیاد برائے 33 سال ہے جو کہ از 2006 تا 2039 ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کونسلین جو ہے، وہ میونسپل کمیٹی BOT کی بنیاد پر تعمیر کئے جانے والے پلازوں کے بارے میں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ جو انہوں نے جواب دیا ہے، BOT کے ذریعے بنائے جانے والے پلازہ جات کی تفصیل بتائی گئی ہے تو اس میں سب سے پہلے جو بتایا گیا ہے، وہ BOT کی بنیاد پر تعمیر کئے گئے کوئل شاپنگ پلازہ کے بارے میں جو کہ پرانا جیل کوہاٹ کا زیر تعمیر بتایا گیا ہے، اس کے فرسٹ فلور میں جو دکانیں ہیں، وہ تقریباً 20/20، 25/25 لاکھ پر فروخت ہو چکی ہیں اور اس کا معاہدہ تقریباً 2004 میں عابد برادرز کے نام سے ہوا اور لوگوں سے کروڑوں روپے وصول کر کے اس کو ناکام اور نامکمل چھوڑا گیا۔ اس کا تعمیراتی وقت کب کا ختم ہو چکا ہے اور اس کو دوبارہ بڑھادیا جاتا ہے، تعمیراتی کام کیلئے ڈی ایم اے پریمیئر ادا کر رہا ہے جو کہ تعمیراتی کام کے مطابق ٹھیکیدار کی ذمہ داری ہے۔ یہ پلازہ ناکامی کے باعث تجاوزات اور گندگی کا ڈھیر بن گیا ہے اور لوگوں کا حکو متی پراجیکٹ سے اعتبار اٹھ گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی کونسلین کے نمبر (ii) ج: میں ہے کہ یہ نیو فروٹ منڈی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میڈم! بہتر یہی ہوگا، اپنا سپلیمنٹری کونسلین آپ کا کیا ہے، وہ بتائیں ذرا؟  
محترمہ نجمہ شاہین: یہ جو BOT کے ذریعے پلازے بنائے گئے ہیں، ان کے بارے میں کونسلین کیا گیا ہے

نا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

محترمہ نجمہ شاہین: تو انہوں نے جو بتایا تو اس میں انہوں نے یہی کہا ہے کہ یہ زیر تعمیر ہے، یہ جو کوئل پلازہ ہے، انہوں نے زیر تعمیر بتایا ہے جو کہ اس کے فرسٹ فلور پر جو دکانیں ہیں تو وہ 20/20، 25/25 لاکھ میں فروخت ہو چکی ہیں اور ان کا جو کنٹرول ہے، ان کا کروڑوں روپیہ جو ہے وہ وصول کر کے اور اسے نامکمل چھوڑا گیا ہے۔

ایک رکن: کام شروع ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: نہیں، کام اس میں شروع نہیں ہونا، کام اس میں نامکمل ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ کام انہوں نے نامکمل چھوڑ دیا ہے بلکہ اس کی مدت کو پھر دوبارہ بڑھا دیا جاتا ہے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: تو اس کا مطلب ہے، ان کا معاہدہ جو ہوا ہے، اس کے مطابق ان کی طرف سے مکمل ہو چکا ہے لیکن یہ ابھی تک مکمل نہیں ہے، اس کو پھر دوبارہ بڑھا دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر عنایت خان، پلیز آپ میڈم کو Satisfy کر سکتے ہیں۔

وزیر بلدیات: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں ادھر بھی توجہ رکھ رہا تھا، ایم پی ایز صاحبان میری

سیٹ پہ آرہے تھے لیکن میں ان کو بھی سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ آپ نے ان سے کہا کہ سپلیمنٹری کو کسچین کریں، میں نہیں سمجھ سکا۔ جو پہلے نمبر پہ ہے، اس کے بارے میں انہوں نے بتا دیا ہے کہ جو ہمارا جواب

ہے 'زیر تعمیر' کا، اس سے انہوں نے اختلاف کر لیا کہ زیر تعمیر نہیں ہے اور اس کا جو فرسٹ فلور ہے، وہ Already دیا جا چکا ہے۔ ظاہر ہے جو ہماری انفارمیشن ہے اور ان کی انفارمیشن ہے، اس میں اختلاف آرہا

ہے۔ میرے خیال میں یہ جو BOT basis پر پلازے بنے ہیں، یہ ویسے ہمارے دور میں نہیں بنے ہیں، ہم سے پچھلے دور میں یہ ہوئے ہیں اور میں یہ Claim نہیں کرتا کہ اس میں کوئی مطلب زیادتی یا کہ وہ سارا

پراسیس Transparent طریقے سے چلا ہو لیکن مجھے جو جواب ڈیپارٹمنٹ سے ملا ہے، ظاہر ہے میں تو وہی اسی پہ وہ کرونگا، اگر اس جواب پہ ان کو شک ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر Further ان کے

ساتھ بیٹھ کر بات کی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: صحیح ہے۔

وزیر بلدیات: ویسے میں خود کل جا رہا ہوں کوہاٹ، تو میں Specially یہ سوچ رہا تھا کہ میں Specially اس کے حوالے سے Further خود بھی معلومات اکٹھی کروں گا اور میڈم بھی اگر مجھے Assist کرنا چاہتی ہیں، ان کے ساتھ انفارمیشن ہیں تو میرے ساتھ شیئر کریں اور اس جواب کے اندر اگر کوئی غلط بیانی کی گئی ہے تو اس کے حوالے سے ان شاء اللہ ہم کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے میڈم۔ بہتر تو یہی ہے، کل سر جا رہے ہیں وہاں پہ کوہاٹ، تو وہاں پہ ہو کے میرے خیال میں آپ کے سامنے بات ہو جائے تو بہتر ہوگا۔ میں خود بھی کوشش کروں گا کہ موجود رہوں۔ جی میڈم انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ میری Colleague اور معزز بہن نے جو یہ سوال کیا ہے، یہ بہت اہمیت کا سوال ہے۔ مجھے عنایت اللہ خان صاحب کی جو Potentials ہیں، ان کی Capability ہے، اس میں بالکل شک نہیں ہے لیکن میرا ان سے سوال ہے کہ وہ ایک دو دفعہ پہلے بھی یہ کہہ چکے ہیں کہ کیا یہ سوال و جواب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا ہے، ان کا خود بھی اس میں تھوڑا سا شک، تو میں ان سے یہ سوال کرتی ہوں کہ یہ فرض منسٹر کا نہیں ہے کہ وہ جواب کو Approval دیں اور جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہوں، وہ کس طریقے سے ہاؤس میں سوال کا جواب دیتے ہیں؟ اگر وہ خود مطمئن نہیں یا ان کے دل میں اگر ذرا بھی شک ہے تو ان کو یہاں جواب بھیجنے سے پہلے اس کی انوسٹی گیشن کرنی چاہیے بجائے اس کے کہ ہاؤس کو یہ اس طرح کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ میڈم۔ جی مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات: میں ہر سوال کو چیک کرتا ہوں اور جو ہمارے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ہیں، ان کو انسٹرکشنز ہیں کہ کوشش کریں کہ جس ایم پی اے کی طرف سے سوال آیا ہو، ان کو ٹیلی فون بھی کریں۔ میں معذرت کرتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ نہیں ملا، ان سے میں نے گفتگو نہیں کی ہے لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ جو سوال آتا ہے، جس ایم پی اے کی طرف سے آتا ہے، میں ان سے خود ملوں اور ان سے ڈسکس بھی کروں اور ان کو میں فلور آف دی ہاؤس پہ مطمئن کر سکتا ہوں تو میں یہ کوشش کرتا ہوں اور میں ہر سوال کو خود پڑھتا ہوں اور یہ اس سوال کے اوپر میرے Approved کے الفاظ بھی ہیں، ظاہر ہے مجھے یہ انفارمیشن دی گئی ہے، بادی النظر یہ انفارمیشن ٹھیک ہے، میڈم نے ان انفارمیشن کو کو لکھن کیا ہے تو میں اس لئے کہہ رہا

ہوں کہ جب انہوں نے کونسیجین کیا ہے تو I will investigate کہ آپ کا جو سوال ہے، اگر وہ ٹھیک ہے تو میں بالکل آپ کے ساتھ Agree کرونگا، اس پرائیکشن لیں گے سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، کونسیجین نمبر 861۔

\* 861 \_ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کی رہائش کیلئے مختلف کالونیاں تعمیر کی گئی ہیں جن کی دیکھ بھال کیلئے عملہ تعینات کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں تو:

(i) گلشن رحمان کالونی، سول کوارٹرز، سول کالونی، ورسک کالونی اور ڈبگری گارڈن میں کتنا عملہ تعینات کیا گیا ہے، تمام کی تفصیل ترتیب وار فراہم کی جائے؛

(ii) گلشن رحمان کالونی میں صفائی کا نظام بہت ناقص ہے، کئی کئی ماہ تک گندگی کے ڈھیر اور کچرا پڑا رہتا ہے، آیا حکومت ان کالونیوں کی صفائی کا نظام بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) تفصیل درج ذیل ہے:

List of PBMC Staff working in Civil Colony Warsak Road, Civil Quarters Kohat Road, Gulshan Rehman Colony and Dabgari Gate Garden Bungalows.

### CIVIL COLONY WARSAK ROAD

S.No	Name	Designation
01	Adil Riaz	Pump Operator
02	Noor-ul-Hadi	Electrician
03	Irfan Shehzad	Pump Operator
04	Khalid Zaman	Pump Operator
05	Jalal-ud-din	Chowkidar
06	Rahimdad	Pipe Fitter
07	Tahir Gul	Carpenter
08	Sher Baz	Sweeper
09	Imran Khan	Pump Operator
10	Amir Nawaz	Mali

### CIVIL QUARTERS KOHAT ROAD PESHAWAR

S.No	Name	Designation
01	Ghufran Khan	Supd: E&M
02	Hayat Khan	Electrician
03	Akhoonzada	Pipe Fitter
04	Abdul Basit	Carpenter
05	Fida Muhammad	Electrician
06	Fayaz Khan	Pipe Fitter
07	Sheryar	Pipe Fitter
08	Rab Nawaz	Electrician
09	Saqib Khan	Cooli
10	Adil Khan	Mali
11	Arshad Khan	Chowkidar
12	Muhammad Adil	Head Chowkidar
13	Mushfiq-ur-Rehman	Pump Operator
14	Awais Khan	Pump Operator
15	Sohail Haidar	Pump Operator
16	Javed Iqbal	Pump Operator
17	Noor Muhammad	Cooli 01-07-2013 Retired
18	Samiullah	Cooli
19	Waseem Raza	Helper
20	Fazal Hadi	Pipe Fitter
21	Liaqat (Masih)	Sweeper
22	Marish (Masih)	Sweeper
23	Nasir(Masih)	Sweeper

GULSHAN REHMAN COLONY

S.No	Name	Designation
01	Shams-ur-Rehman	Artificer
02	Ilyas Khan	Carpenter
03	Momin Khan	Pipe Fitter
04	Rizwanullah	Pipe Fitter
05	Ibadat Shah	Pipe Fitter
06	Muhammad Rafiq	Pump Operator
07	Hazrat Gul Khan	Pump Operator
08	Noor Khan	Pump Operator
09	Israr-ud-din	Electrician



10	Fazal Wahid	Painter
11	Haidar Shah	Electrician
12	Qari Noor-ul-Haq	Pesh Imam
13	Waheed Masih	Sweeper
14	Adnan	Cooli

#### DABGRI GATE GARDEN BUNGALOWS

S.No	Name	Designation
01	Hanif	Mali

(ii) گلشن رحمان کالونی 264 مختلف سائز کے رہائشی فلیٹس پر مشتمل ہے۔ اس وقت کالونی میں صرف ایک سویپر ساری کالونی میں کام کرتا ہے البتہ محکمہ اپنے توسط سے گندگی ٹھیکیدار کے ذریعے اٹھاتا ہے لیکن مستقل حل کیلئے محکمہ انتظامیہ کو بذریعہ چٹھی No.7423/9-E مورخہ 06-12-2013 درخواست کی گئی ہے کہ میونسپل کارپوریشن پشاور کو ہدایت جاری کی جائے کہ سرکاری کالونیوں کیلئے صفائی کا بندوبست کرے۔ (اس سلسلے میں ایگزیکٹو ایجنٹ مری بی ایم سی، سی اینڈ ڈیپو ڈیپارٹمنٹ پشاور کی دستخط شدہ مذکورہ بالا چٹھی ملاحظہ کی گئی)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے اس کونسل میں پوچھا ہے کہ "گلشن رحمان کالونی، سول کوارٹرز، سول کالونی، ورسک کالونی اور ڈگری گارڈن میں کتنا عملہ تعینات ہے؟" تو مجھے جو عملے کی تفصیل بتائی گئی ہے سوال میں، جناب سپیکر صاحب! میں صرف گلشن رحمان کالونی کی بات کرتا ہوں، وہاں پر 264 جوائنٹوں نے جواب دیا ہے، انکے جواب کے مطابق مختلف سائز کے رہائشی فلیٹس ہیں اور ان رہائشی فلیٹس کیلئے صرف ایک چوکیدار ہے جناب سپیکر، وہاں پر چوریاں بھی ہوتی ہیں اور ایک چوکیدار ہونے کی وجہ سے وہاں گھروں کا صحیح طریقے سے تحفظ نہیں ہو سکتا اور آئے روز وہاں پر چوریاں ہوتی ہیں اور دوسری بات میں نے وہاں کی گندگی کے حوالے سے کی ہے کہ اس کی گٹر لائنیں ساری ان کالونیوں کے اندر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور صفائی کا کوئی معقول بندوبست نہیں ہے جس سے وہاں پر طرح طرح کی بیماریاں پھیل بھی رہی ہیں اور پھیلنے کا بھی خدشہ ہے، تو مجھے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ایک سویپر ساری کالونی میں کام کرتا ہے جی، اتنی بڑی کالونی میں صرف ایک سویپر کام کرتا ہے اور وہ اپنے توسط سے گندگی ٹھیکیدار کے ذریعے اٹھاتا ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں محکمے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے توسط سے محکمے سے گندگی وہ ٹھیکیدار سے اٹھواتا ہے، گزشتہ چھ مہینوں سے جو گندگی کے انبار وہاں پر لگے ہوئے ہیں، وہ اس نے کیوں نہیں اٹھائے؟ میں سال کا اس لئے نہیں کہتا کہ منسٹر صاحب کہیں گے کہ یہ تو

ہم سے پہلے کی بات ہے، چھ مہینے سے جو گندگی کے ڈھیر ہیں، وہ اب تک کیوں نہیں اٹھائے گئے ہیں؟ اور ساتھ جواب میں لکھتے ہیں کہ " محکمہ انتظامیہ کو بذریعہ چھٹی نمبر فلاں فلاں درخواست کی گئی ہے کہ میونسپل کارپوریشن پشاور کو ہدایت کی جائے کہ سرکاری کالونیوں کیلئے صفائی کا بندوبست کرے۔" جناب سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ یہ کالونیاں کس محکمے کے زیر انتظام ہیں، اگر وہ محکمہ انکی ذمہ داری نہیں اٹھاتا تو پھر یہ محکمہ انتظامیہ کس طرح اس کی ذمہ داری اٹھائے گا؟ تو یہ بالکل زیادتی ہے، میں سپیکر صاحب! آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ میرا یہ کونسلر کیمٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پر جو رہائشی ہیں، جو بیچارے غریب ملازمین ہیں تو ان کو بھی وہ Facilities ملنی چاہئیں اور کوئی تھوڑا بہت خرچے کی بات ہے، اگر یہ لکھ دیتے کہ ہمیں اس کے اوپر جو اس کی Repairing ہے گٹر لائنوں کی اور صفائی کا جو بندوبست ہے، وہ ہمیں جلد از جلد یا کوئی ٹائم دیدیتے تو میں مطمئن ہو جاتا اور اس میں انہوں نے کہا ہے، اپنی ذمہ داری اٹھا کر محکمہ انتظامیہ کے اوپر ڈال دی ہے کہ وہ لوکل کونسل کو کہیں گے، تاکہ وہ بندوبست کریں تو یہ میرا کونسلر ہے، میں ریکویسٹ کرونگا کہ کیمٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو منسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، Answer میں کہا گیا ہے کہ گلشن رحمان کالونی میں 264 رہائشی فلیٹس ہیں۔ 264 رہائشی فلیٹس کیلئے جناب سپیکر، جب یہ یہاں پوسٹوں کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں چونکہ Mention نہیں ہے، ان کیلئے سیکورٹی کا کوئی سسٹم نہیں ہے اور یہاں تین پمپ آپریٹرز لکھے ہیں جس میں ایک ڈیوٹی پر ہوتا ہے، وہ بھی کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا اور 264 فلیٹس کی گندگی کو اٹھانے کیلئے ایک سوپہر ہے، وہ اپنے توسط سے جناب سپیکر، ایک بندہ کیا اٹھائے گا؟ اس کے پاس کونسی ایسی لوڈ کرنے والی گاڑی ہے جس میں وہ گندا اٹھا کے لیکر جائیگا؟ جناب سپیکر، یہ کونسلر آپ ضرور ریفر کریں کیمٹی کو کیونکہ اس کالونی کے نام پر Repair کیلئے لاکھوں روپے کا فنڈ نکلتا ہے خزانے سے اور جو وہاں لگتا ہی نہیں ہے۔ آپ کبھی اس جگہ کا وزٹ کریں، آپ کو یقین بھی نہیں آئیگا کہ یہاں کس کس رینک کے آفیسرز رہ رہے ہیں، یقیناً وہ کلاس فور کے رہنے کی جگہ بھی نہیں رہی اب، اور فنڈ ہے کہ ہر سال لاکھوں روپے اس کیلئے مختص کئے جاتے ہیں، ضرور اس کونسلر کو کیمٹی کو ریفر کریں۔ تھینک یو سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی منسٹر عارف یوسف، پلیز۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو): شکر یہ جناب سپیکر۔ گزارش یہ ہے کہ یہ جو سوال پوچھا گیا ہے، اس میں بڑی ڈیٹیل لکھی گئی ہے کہ " آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کیلئے مختلف کالونیاں تعمیر کی گئی ہیں جن کی دیکھ بھال کیلئے عملہ بھی تعینات کیا گیا ہے؟"، "جی ہاں" اس کا جواب ہے۔ دوسرا گلشن رحمان کی انہوں نے ڈیٹیلز پوچھی ہیں اور تیسرے میں جو دو نمبر جز ہے، گندگی کے بارے میں بات کی آپ نے، اور نگزیب صاحب نے، ان سے گزارش یہ ہے کہ اوپر یہ کہہ رہے ہیں، وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں، تو گزارش یہ ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو کا جو یہ ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ صرف Maintenance اور Repair کیلئے ہے جی، یہ ایک سوپر کی بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر ایک سوپر ہے تو یہ سوال ہم سے Relate ہی نہیں کرتا، یہ سوال ہونا چاہیے تھا ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے آپ باقاعدہ اس کا سوال کریں اور اس کا اگرچہ وہ لوگ ہمیں اور دینگے، میڈم نے بھی جیسے کہا تو وہ ایڈمنسٹریشن والے دینگے تو جتنے ہم لوگوں کو انہوں نے Available کئے ہوئے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کو Maintenance کیلئے، وہی لوگ ہمارے پاس ہیں اور اگر آپ ایڈمنسٹریشن سے اپنا سوال اس طریقے سے کریں تو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی سردار صاحب! میرے خیال میں یہ بات تو ٹھیک کر رہے ہیں، آپ فریش کونسلین کر لیں۔ (مداخلت) جی جی، ایڈمنسٹریشن۔۔۔۔۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! بالکل جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے، میں مانتا ہوں، بات اسی طرح ہے اور میں نے کونسلین بھی اسی طرح کیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ اوپر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں، تو پھر یہ لکھ دیتے، میرے کونسلین کے آگے یہ لکھ دیتے کہ یہ سوال غلط ہو گیا ہے، ہم اس کا جواب دینے کے مجاز نہیں ہیں، یہ دوسرا محکمہ اس کا جواب دیگا۔ (تالیان) جناب سپیکر صاحب، یہ تو ٹال مٹول والی بات ہے، میرا اس میں کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے، یہ وہاں پر سینکڑوں جو ملازمین رہ رہے ہیں اور گریڈ 20 اور 18 کے لوگ رہ رہے ہیں تو ان کے ساتھ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ ایک محکمہ ٹال کر دوسرے کے اوپر ڈال دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سیکنڈ پیج آپ دیکھیں جی، میرے خیال میں ایک List annexed کی ہے انہوں نے، آپ ذرا چیک کریں۔۔۔۔۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: سر! اتنا پیسہ، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ اگر یہ آپ کا سوال نہیں ہے تو کیوں خرچ کیا گیا ہے، اتنا نام کیوں ضائع کیا گیا ہے؟ یہ اگر جس محلے کا سوال تھا، اس نے مجھے کیوں جواب نہیں دیا، جواب اس کی طرف سے کیوں نہیں آیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: میڈم 'عظمیٰ' خان کو بھی سن لیتے ہیں۔

محترمہ 'عظمیٰ' خان: سر! عارف یوسف صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس محلے کا کام یہ نہیں ہے، گندگی یا سوپر، پھر یہاں پوسٹ کیوں دی گئی ہے سوپر کی؟ جناب سپیکر، یہ لوگ سوپر کی Post mention کریں تو سوپر کیا کریگا، گند نہیں اٹھائے گا، صفائی نہیں کریگا جناب سپیکر؟ ایڈمنسٹریشن کا اگر یہ کام ہے تو پھر آپ اسے ایڈمنسٹریشن کمیٹی میں ریفر کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عارف یوسف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: گزارش یہ ہے کہ اورنگزیب صاحب میرے سینئر بھی ہیں لیکن ان کو میں نے آسان الفاظ میں سمجھایا کہ ہمیں جو لوگ ملیں گے، انہی سے ہم نے کام لینا ہوگا جو آپ نے ہم سے پوچھا ہے، ہم نے اس کا صرف آپ کو جواب دیا ہے اور چونکہ ہم سے یہ سوال Relate ہی نہیں کرتا، یہ ایڈمنسٹریشن نے جتنے لوگ ہمیں دیئے ہیں، اسکی ڈیٹیل ہم نے آپ لوگوں کو دیدی ہے۔ اگر آپ دوبارہ سوال Put کریں اور ایڈمنسٹریشن سے کہیں، میں اس پر اتفاق بھی کرتا ہوں جو آپ نے گندگی کا کہا ہے، اس سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ وہاں پر گلشن رحمان کالونی میں یا سول کوارٹرز میں زیادہ تر آپ کے ایمپلائز وہاں پر رہتے ہیں، میں خود وہاں پر، میرا حلقہ ہے، میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ صفائی کا انتظام نہیں ہے، یہ آپ لوگوں کے ساتھ بالکل اتفاق ہے میرا، لیکن یہ ہے کہ یہ جب، ہمارے پاس جو ایمپلائز ہیں وہ ہمیں، اس میں فنانس کو جانینگے یا ایڈمنسٹریشن کو جانینگے، میں نے خود اس سے ریکویسٹ کی ہوئی بھی ہے کہ ہمیں آپ یہ دیں اور یہ کم ہیں، اس لئے کہ سول کوارٹرز میں وہاں پر تین لوگ دیئے ہوئے ہیں، وہ بھی کم ہیں، میں مانتا ہوں اس بات کو اور جو گلشن رحمان کالونی میں ہیں، وہاں پر بھی کم ہیں، اس میں آپ اسٹیٹ آفس کو بھی اگر Involve کریں، اس لئے کہ وہاں پر تجاوزات بھی کافی ہیں تو میری یہ گزارش ہے آپ سے کہ اس کو Re-question کر کے، ہم نے اس کو لیٹر بھی کیا ہوا ہے اور آپ کے 'تھرو' بھی ہوگا تو وہ جواب Proper آجایگا اور اسمبلی میں آپ لوگوں کو پیش کریں گے۔ جی شکریہ۔

منفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی مفتی سید جانان، پلیز۔

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب بنہ خبرہ و کپڑہ خوزہ جی یو گزارش کوم۔ مونبرہ خو اکثر سوالونہ دلته کبني راواستوؤ، د دې سوالونو خو تصحيح کيږي بيا، مونبرہ خو په پيډ باندي وليکو، دلته راشی، دا لاندي د اسمبلي سيکشن کبني د هغې تصحيح وشي، د هغې نه بعد بيا محکمو ته لار شي۔ دا خو پکار دا ده چې که د دې محکمې سوال نه وي، دا دومره د اسمبلي عملہ ناسته ده، پکار دا ده چې بيا هغوی تصحيح کرے وے کنه؟ دا منسٹر صاحب سره Related سوال دے او کنه وي بيا دا د اسمبلي د ماتحتو خلقو چې دا چا دا سوال جوړ کرے دے او محکمو ته ئے استولے دے، دا د هغوی غلطی ده جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سوال خوزہ وایم چې بالکل تھیک دے مفتی صاحب۔۔۔۔

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب ته خو جی بيا خان خلاصول نه دی پکار کنه، بيا منسٹر صاحب ته جواب ورکول پکار دی، دا اوس وږي خلق Confuse کوی خپل مينځ کبني؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر آپ اس طرح کریں کہ ان کے ساتھ ذرا بیٹھ کر یہ معاملہ ذرا۔۔۔۔

پارلیمانی سپیکر ٹری سی اینڈ ڈیلیو: جناب سپیکر صاحب، میں خود بھی حیران ہوں کہ انہوں نے کیوں اس طریقے سے لکھا ہے، وزیر مواصلات اور نیچے پوچھ رہے ہیں صفائی کا، مجھے خود اس کی حیرت ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھوڑا سا کونسیج بھی، سردار صاحب نے بڑا ٹیکنیکل کونسیج کیا ہے، اس میں Technicality ہے۔ (تہقہ) بالکل میں کہ رہا ہوں، میرے سینئر ہیں، میرے بڑے ہیں،

اگر یہ چاہیں تو اس کے بعد آپ سے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں تو بیٹھ گیا تھا کہ عارف صاحب بار بار ریکویسٹ کر رہے ہیں اور میں دوبارہ سوال لے آؤنگا لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، جب ہم کوئی سوال کوئی ممبر جمع کرواتا ہے تو پھر ہماری قرارداد کے اوپر یہ لکھ کر واپس کی جاتی ہے کہ یہ فلاں آرٹیکل کے تحت یہ اس طرح ہے اور یہ سوال کے بارے میں مجھے کیوں نہیں لکھ کر بھیجا گیا کہ یہ تو محکمہ انتظامیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، مواصلات کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا؟ یہ سر، میرا آپ سے سوال ہے، آپ کا سیکرٹریٹ اگر اس طرح غفلت کریگا تو ہمارا

یہ ٹائم بھی ضائع ہوگا اور جو جتنا بڑا، میں سمجھتا ہوں کہ سوال کے اوپر خرچہ ہوا ہے، ٹائم ضائع ہوا ہے تو یہ سپیکر صاحب! پھر آپ خود ہی فیصلہ کر لیں، خود ہی فیصلہ کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ Technically میرے خیال میں تھوڑا مسئلہ ہوا ہے، Technicality پر نہیں جائینگے۔ عارف صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: یہ چاہتے ہیں تو ان سے، خیر ہے بلا لیں گے، ہمارے عنایت صاحب بھی موجود ہیں، ان سے بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں اس بارے میں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھینک یوجی، تھینک یوجی۔ سید جعفر شاہ، کونسلر نمبر 862۔

\* 862 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے دوسرے اضلاع کی طرح ضلع سوات کو بھی سڑکوں کی مرمت کیلئے سالانہ فنڈ مختص کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع سوات کیلئے 2013-14 کے دوران اس مد میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا اور یہ فنڈ کس بنیاد اور کن شرائط پر خرچ کیا جاتا ہے؛

(ii) PK-85 میں سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کی مرمت کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا، آیا سیلاب سے سب سے زیادہ متاثرہ سڑک اتر وڑ اور بشیگرام سڑک کا منصوبہ اس میں شامل کیا گیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ صوبے کے دوسرے اضلاع کی طرح ضلع سوات کیلئے بھی سالانہ فنڈ (AOM&R) مختص کیا جاتا ہے۔

(ب) (i) ضلع سوات کیلئے 2013-14 کے دوران سالانہ معمولی مرمت (Annual Maintenance & Repair) کی مد میں 22 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس میں سے نصف فنڈ یعنی 11 ملین برف گلیشیر اور پہاڑی تودوں کے پھسلنے کے باعث بند روڈ کی صفائی کیلئے رکھے گئے اور باقی 11 ملین ضلع سوات کی تمام موجودہ سڑکوں کی معمولی مرمت کیلئے رکھے گئے ہیں۔

(ii) PK-85 میں سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کی مرمت کیلئے اس فنڈ میں سے کوئی پیسے نہیں رکھے کیونکہ یہ فنڈز (AOM&R) معمولی نوعیت کی مرمت کیلئے ہوتے ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ اتروڑ اور بشیگرام سڑک کی مکمل بحالی کیلئے ایک الگ جامع اور بڑے منصوبے کی ضرورت ہے جو کہ (AOM&R) کے فنڈ سے ممکن نہیں۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی سپیکر صاحب۔ دا سوال نمبر دے اتہ سوہ او دوہ شپیتم۔ دیکھنی جی، It's okay خوزہ وایم چي د Maintenance او د Repair کوم فنڈ دے نوپہ Need basis باندی کہ دا وشی خکہ چي زہ دلته گورم، زما حلقہ کبني د تولو نہ زیات هلته کبني Land sliding کبني، هلته د مرمت دیر ضرورت وی او دلته کبني دوی وائی چي مونبرہ ورلہ یوہ روپیئ ہم نہ دہ ایبنودلپ نو دا لبرہ غوندي بی انصافی بنکاریری نو پارلیمانی سیکرٹری صاحب تہ بہ مپی دا خواست وی چي دوی هغوی تہ هدايات ورکری دلته پہ دپی فلور باندی چي دا پہ Need basis باندی ورکری چي کومو علاقو کبني یقیناً د مرمت ضرورت وی چي هلته فنڈ ورکری۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈپلوی): جناب سپیکر، یہ اس لئے کہ انہوں نے Maintenance کا پوچھا ہے تو Maintenance میں ٹوٹل انہوں نے 22 ملین رکھے تھے اور جعفر شاہ صاحب کی بات بالکل ٹھیک ہے، وہ 11 ملین جو ہیں وہ برف گلیشئرز وغیرہ اور باقی 11 ملین جو ہیں، وہ Repair کے ہوتے ہیں، یہ جو روڈ کا ذکر کیا گیا ہے، وہ اتنا بڑا روڈ ہے، اس کے اوپر اگر یہ 22 ملین ٹوٹل بھی لگ جائیں تو وہ نہیں بنے تو Need basis پر اس کو بالکل ضرور کرتے ہیں، میں اس میں رکھ دیتا ہوں اور Next ADP میں شامل کر دینگے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ کونسن نمبر 863، سید جعفر شاہ۔

\* 863 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ 2010 کے سیلاب سے کالام روڈ، کالام گھیل روڈ، اگر کس روڈ، کالام اور بڈیئے سیرے روڈ مائیکال بری طرح تباہ ہو چکے ہیں اور گزشتہ حکومت نے ان کی بحالی کا کام شروع کیا تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے مذکورہ سڑکوں کا کام ادھورا رہ گیا ہے اور پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سڑکوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے کب تک کام شروع کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) جی ہاں، مذکورہ سڑکوں پر صوبائی حکومت نے بجالی کا کام کیا ہے ماسوائے کالام روڈ جو کہ NHA کے پاس ہے۔ (ب) مذکورہ بلا سڑکوں کا کام منظور شدہ تخمینہ لاگت کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے ماسوائے کالام روڈ جو کہ NHA کے پاس ہے اور ان سڑکوں کی پختگی (تارکول) منظور شدہ تخمینہ لاگت میں شامل نہیں تھی۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دیا گیا ہے۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی سپیکر صاحب۔ اتہ سوہ او درې شپیتم سوال دے۔ دیکھنې جی دی (ب) جز کښې دوئ لیکلی دی چې نور کار به پکښې مونږه نه کوؤ، دا سرکونه زیات داسې دی چې دا لنک روډز دی او په دې باندې په زرگونو خلق ووسپړی نو زما به منستر صاحب ته او محکمې ته دا ریکویسٹ وی چې د دې د پارہ د خامخا فنډ کیږدی ځکه چې هغه شته پیسې په دی باندې یو یو کروړ، دوه دوه کروړه روپئ لگیدلې دی نو چې دا کم از کم هغه ځایونو ته وورسی، درې سرکونه دی، څلور، په هغې باندې مونږه تیر حکومت کښې کار کړے وو، تیر کال او اوس نیمگړی پاتی دی نو عارف صاحب ته زما دا ریکویسٹ دے چې د دې هم دوئ هدایت دلته ورکړی، He is as such nice

-Minister

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: بالکل صحیح دہ، بالکل دا صحیح دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی آپ Satisfied؟

جناب جعفر شاہ: او جی، زه مطمئن یم۔

جناب قائم مقام سپیکر: کولسپن نمبر 867، سید جعفر شاہ۔

\* 867 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:



(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلعی انتظامیہ سوات کی منظوری سے فتح پور تا میاندام سڑک کی پختگی کا کام شروع کیا گیا ہے جو کہ مکمل کیا گیا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کی لاگت میں سڑک کے کناروں کی پختگی بھی شامل تھی؟  
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سڑک کے کناروں کی پختگی پر کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) گزشتہ دور حکومت میں مذکورہ سڑک ضلعی ترقیاتی پروگرام میں شامل وفاقی حکومت کی گرانٹ "سوات ڈیولپمنٹ پیکیج" میں تخمینہ لاگت 47.986 ملین روپے کیلئے بذریعہ پراجیکٹ 'اپرول' اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی سال 2010-11 منظور ہوئی تھی۔

(ب) سڑک کی Black Topping ہو چکی ہے اور کناروں کی پختگی تخمینہ لاگت میں شامل نہیں تھی۔  
(ج) سڑک کے کناروں کی پختگی اور باقی ماندہ پختے اور نالیوں کیلئے ایک Revised PC-I بنا کر ضلعی حکومت سوات کو منظوری کیلئے بمورخہ 10-12-2011 کو بھیجا گیا تھا تاہم مذکورہ تخمینہ لاگت منظور نہ ہو سکا اور اسی دوران سوات ڈیولپمنٹ پیکیج کی مدت تکمیل بھی اختتام پذیر ہو گئی۔

جناب جعفر شاہ: جی مہربانی سپیکر صاحب۔ دوئی دا لیکلی دی، 867 دے کنہ جی؟

Mr. Acting Speaker: 867.

جناب جعفر شاہ: چپی دغہ سڑک چپی د کوم سڑک پہ غارہ چپی دا کومی نالی دی او د هغی کوم ایڈیشنل کناری دی، غاری دی نو دوئی وائی چپی دا پہ دپی بحت کبھی، سوات ڈیولپمنٹ پیکیج کبھی نہ وو شامل، یقیناً چپی نہ وو شامل پکبھی خو جی زہ دا وایم چپی هغه د یو نمونی سڑک جوڑ شوے دے، زہ پہ دپی فلور باندپی دا خبرہ کوم. It's one of the model road in the entire Province او زہ وایم کہ د دپی د پارہ پکبھی سپیشل فنڈ ایسنود لے شی، دا میاندام یو سیاحتی مقام دے نو دغہ غاری چپی ورتہ مونز پخپی کرو سیمنتیو باندپی، ڈیرہ کمہ خرچہ بہ پری راخی نو د هغی روڈ بہ ڈیر پائیدار وی او خلقوتہ بہ ترپی ڈیرہ فائدہ وی نو دا بہ می ریکویسٹ وی منسٹر صاحب تہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی عارف یوسف۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: ٹھیک ہے سر، اس کو پہلے جو روڈ بنایا گیا تھا، وہ تقریباً۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ، سردار نلوٹھا صاحب کا بھی سپلیمنٹری کونسلین ہے میرے خیال

میں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ جب سے سڑکوں کے کنارے بنانے کی حکومت نے کوئی منظوری دی اور اس وقت سے جو روڈ قلی تھے، وہ ختم کر دیئے تھے اور جب بھی کوئی روڈ قلی ریٹائرڈ ہوتا تھا تو اس کی Post abolish ہو جاتی تھی۔ اب یہ روڈ کے کنارے بھی ٹھیکیدار نہیں بناتا یا حکمہ نہیں بنواتا اور روڈ قلی کی پوسٹ بھی ختم ہو گئی ہے تو منسٹر صاحب سے میں چاہوں گا کہ ذرا اس کی وضاحت کر دیں چونکہ سارے روڈز، کروڑوں روپیہ ضائع ہوتا ہے، روڈ قلی کتنی تنخواہ لیتا ہے اور اس کا اس کے اوپر کتنا خرچہ آتا ہے اور یہ کنارے بھی آپ اگر چاہیں تو میں آپ کو وزٹ اپنے علاقے میں کراؤنگا، جو نئے روڈز بنے ہیں، ان کے بھی یہ کنارے نہیں بنائے گئے ہیں، اس لئے یہ روڈ قلی کی پوسٹ کو بحال کیا جائے اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عارف یوسف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: سر، یہ جو کونسلین میں انہوں نے پوچھا تھا سوات ڈیویلمینٹ بینک، یہ سر، One time grant تھی، یہ دوبارہ ہمیں نہیں ملی، یہ صرف ایک ہی ٹائم گرانٹ تھی اور جتنا روڈ بننا تھا، اس سے ڈبل بنایا تھا۔ اورنگزیب صاحب نے جیسے فرمایا ہے کہ بعض جگہوں پر روڈ کے کنارے نہیں بنا رہے، اگر وہ ان کے پی سی ون میں موجود ہے اور اگر وہ اس کے غلط بنا رہے ہیں تو بالکل آپ ہمیں نشانہ ہی کریں، ہم ان کا پتہ کریں گے اور ان کو ڈیپارٹمنٹل جو بھی ان کے خلاف ہو گا ہم کریں گے۔ ان کے لائسنس ہیں، وہ بھی منسوخ کریں گے اور مکمل ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ شکر یہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جعفر شاہ صاحب! مطمئن ہیں آپ؟

جناب جعفر شاہ: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ۔

## اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب امجد خان آفریدی صاحب 21-01-2014 کیلئے; سلطان محمد خان صاحب 21-01-2014 کیلئے; جناب حبیب الرحمان صاحب 21-01-2014 و 22-01-2014 کیلئے; مسماة رومانہ جلیل صاحبہ ایم پی اے 21-01-2014 و 22-01-2014 کیلئے اور جناب عبید اللہ مایار صاحب 21-01-2014 کیلئے; خالد خان صاحب ایم پی اے 21-01-2014 کیلئے; جناب سمیع اللہ علیزئی صاحب ایم پی اے 21-01-2014 کیلئے; جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ 21-01-2014 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is granted.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دیرونی ورچی لاء اینڈ آرڈر پہ حوالہ باندھی چھی کوم ڈسکشن شوے وو او بیا منسٹر صاحب، منسٹر انفارمیشن ڈیرہ زیاتہ بنہ خبرہ کھی وہ چھی دا ٹول ہاؤس چھی دے، ہغہ د صوبائی حکومت لہ اختیار ورکھی، ہغوی د بیا حکومت لہ اختیار ورکھی چھی دھی صوبہ کبھی د امن و امان پہ حوالہ باندھی چھی خومرہ ہلہ خلہ، خومرہ کوشش چھی دے، ہغہ حکومت کولے شی۔ بیا زمونر اپوزیشن ہم حکومت تہ دا ایشورنس ورکرو، منسٹر صاحب پرون دا خبرہ کھی وہ چھی ننئی ورخ ئے یادہ کھی وہ چھی بیا بہ ٹول کبینو او قرارداد چھی دے، ہغہ بہ متفقہ (طور) باندھی ڈرافٹ کرو نو ما وئیل چھی سپیکر صاحب! یو خو منسٹر صاحب تہ، حکومت تہ دا یادہ کرم، پکار دا دہ چھی مونر کبینو او ہغہ قرارداد چھی دے، د ہغی ڈرافٹنگ و کرو خکھ چھی دا ڈیرہ زیاتہ اہمہ مسئلہ دہ او ڈیرہ اہمہ خبرہ دہ نو ستا سو بہ ہم ڈیرہ زیاتہ مہربانی وی کہ پہ دھی حوالہ باندھی یو شو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ چونکہ آج سردار حسین بابک صاحب نے بات بالکل صحیح کی اور ہے بھی ایسا، آج 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' اور بہت سارے سوالات، بلز اور ریزولوشنز ان کی طرف سے (ہیں)، تو اگر یہ چاہتے ہیں کہ ابھی کر لیں تو تین تین بندے بٹھالیں، اگر یہ ابھی چاہتے ہیں اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ کل Probably is the last day، کی تسلی سے، میرا کل کا جو مقصد تھا، وہ یہ تھا کہ اس میں کوئی ایسی چیز نہ رہ جائے کہ جو دوبارہ ہم اس کے اوپر ڈیٹیل کریں جی کہ آپ نے یہ کہا تھا، میں نے یہ کہا تھا، میں نے کہا ناٹم ہو ہمارے پاس لیکن اس وقت یہ کر سکتے ہیں کہ تین تین بندوں کی کمیٹی تو بنا سکتے ہیں تو اگر یہ Agree کرتے ہیں کہ ابھی بیٹھ جائیں اور اس کے اوپر کر لیں یا اگر کل سیشن شروع ہونے سے پہلے اس کمیٹی کو بلا کے اور Finalize کر کے ریزولوشن پاس کرائیں، جیسے ان کی مرضی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زما خیال دا دے چہ دا دومرہ زیاتہ Complicated خبرہ نہ دہ او پہ صوبہ کبنی چہ کوم صورتحال دے، د ہغہ نہ حکومت ہم خبر دے، د ہغہ نہ اپوزیشن ہم خبر دے او بیا خبرہ ہم ڊیرہ زیاتہ Simple دہ۔ ظاہرہ خبرہ دہ، دا ہاؤس چہ دے، دا One twenty four چہ کوم ممبرز دی، دا دہ صوبی د تہو لو نہ لویہ جرگہ دہ، لویہ جرگہ، دا دہ صوبی نمائندہ جرگہ دہ او زما یقین دا دے، دا خو ڊیرہ زیاتہ اسانہ خبرہ دہ، پہ دیکبنی خو زیات نہ زیات لس منتہ لگی چہ مونرہ دا قرارداد چہ دے، ہغہ ڊرافٹ کرو او دا تہو ہاؤس چہ دے، دہ حکومت لہ اختیار ور کرو او یواخہ دا اختیار چہ دے، ہغہ مونرہ حکومت تہ نہ پریرو پہ دہ مشکل کبنی، پہ دہ مسئلہ کبنی، خنگہ چہ پرون ہم زمونرہ د Opposition colleagues خبرہ کپری دہ چہ کہ حکومت خنگہ ہم غواہی د دہ مسئلہ حل، دا کہ دوی گنری چہ پہ مذاکراتو کبنی د ہغہ مسئلہ حل دے او دا کہ دوی گنری چہ پہ کارروائی کبنی د مسئلہ حل دے نو اپوزیشن چہ دے د یوی خبری نہ وروستو کیری نہ، حکومت سرہ بہ شا پہ شا ولاہ وی ان شاء اللہ، مہ پہ مہ بہ ورسرہ ولاہ وی نو زما بہ ریکویسٹ دا وی چہ لس منتہ پری لگی، مونرہ بہ دا قرارداد ڊرافٹ کرو او دہ ہاؤس نہ بہ ئے پاس کرو نو زما یقین دا دے چہ دا بہ ڊیرہ زیاتہ مناسبہ خبرہ وی۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نگہت اور کزنئی صاحب۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: یہ Relevant مسئلہ ہے تو Relevant مسئلے پہ میں ان کو سپورٹ کروں گی کہ کل جو ہم لوگوں نے بات کی ہے اور اتنی لمبی چوڑی لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں بات ہوئی ہے کہ ہم سارا اختیار آپ کو دیتے ہیں اور اس اپوزیشن کی طرف سے، چونکہ تمام لوگ امن چاہتے ہیں اور ہم سب امن چاہتے ہیں اپنے صوبے کیلئے، اپنے وطن کیلئے تو اس میں اگر آج ہی، مطلب پانچ چھ سات لائسنوں کی یہ قرارداد ہی ہے، تو وہ آپ کو سارا اختیار دیتے ہیں، آپ امن لے کر آئیں، مذاکرات کے ذریعے لاتے ہیں، جو بھی طریقہ Adopt کرتے ہیں کیونکہ اب لائسن اٹھانا ہمارے بس کی بات نہیں رہی ہے اور جناب سپیکر صاحب، ایک دوسرا بہت ہی Important جو میرا ایک، آپ سے میری درخواست ہے کہ 'کوئسٹنر آؤر' جو ہے، وہ ایک گھنٹے کا ہوتا ہے، جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ ہم ڈیڑھ گھنٹہ بھی بعض اوقات 'کوئسٹنر آؤر' میں گزار لیتے ہیں، دو گھنٹے بھی گزار لیتے ہیں۔ سر، یہ ہاؤس جو ہے تو ہاؤس کو کسی طریقے سے چلنا چاہئے، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پہ ہمارا اسٹاف جو ہے، وہ صبح آٹھ بجے آتا ہے اور سر، یہ رات کو نو بجے اور دس بجے اپنے گھر جاتے ہیں اور نو، دس بجے جب یہ گھر جاتے ہیں اور ہائی کورٹ نے یہ باقاعدہ اپنے لوگوں کیلئے جناب، میں اس لئے آپ کی چیئر سے مخاطب ہوں کہ یہ آپ کے چونکہ زیر سایہ ہیں، اللہ کے بعد، تو جناب سپیکر صاحب! ایک تو ہائی کورٹ نے بھی یہ آرڈر کیا ہوا ہے کہ ان لوگوں کو جو ہے تو وہ Late sitting allowance دیا جائے، انہوں نے اپنے ایمپلائز کیلئے کیا ہے، تو سر، ایک تو یہاں پہ ان لوگوں کو بھی دیا جائے۔ دوسری جو سب سے Important بات ہے سر، وہ یہ ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ رسک الاؤنس دے رہا ہے، گیٹ پہ جو لوگ ہیں اور یہ لوگ وہ ہیں، لیکن ہماری اسمبلی میں رسک الاؤنس جو ہے، وہ نہیں ہے تو جناب سپیکر صاحب! وہ رسک الاؤنس بھی آپ پہ، کیونکہ ان لوگوں کی جانیں بھی جو ہیں، اللہ کے بعد آپ کی چیئر کو دیکھ رہے ہیں تو ایک تو ان لوگوں کا رسک الاؤنس جیسے دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں ہے، ایف سی میں ہے، پولیس میں ہے، دوسرے تمام ڈیپارٹمنٹس میں ہے جو کہ مطلب حفاظتی اس کیلئے ہے تو یہ تین چار باتیں ایسی ہیں کہ جو کہ قرارداد کے حوالے سے میں نے بتائیں، 'کوئسٹنر آؤر' کے حوالے سے بتائیں، Late sitting کے حوالے سے میں نے بتائیں اور اس کے علاوہ جو رسک الاؤنس کے بارے میں بتائی، تو جناب سپیکر صاحب، یہ میری گزارشات تھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یوسر۔ یقیناً یہ اسمبلی کا بزنس بھی ضروری ہے لیکن آج اس صوبے کو اور اس ملک کو جو چیلنجز درپیش ہیں، میرے خیال میں سب سے Important بات یہ ہے کہ پہلے ہم اس چیز کو ذرا Important دیں اور جیسے سردار حسین بابک صاحب نے بھی یہی کہا کہ کوئی اس قسم کی مہماں پہ یہ ایک Consensus develop ہو جائے تاکہ یہ مہماں کی اسمبلی ایک ایسی چیز پہ متفق ہو جائے کہ اگر ڈائلاگ کرنے ہیں یا آپریشن کرنا ہے تو میرے خیال میں یہ چیز بڑی ضروری ہے باقی رولز، کونسلینز ہیں یا جو کچھ ہے وہ تو چلتے رہیں گے سر لیکن ہمارے لئے اس وقت یہ بڑی Importance کی بات ہے کہ کم از کم ہماری اپنی صوبائی اسمبلی اس چیز پہ متفق ہو جائے کہ ایک چیز، مہماں سے ایک ریزولوشن چلی جائے کہ ڈائلاگ کرنے ہیں یا آپریشن کرنا ہے تاکہ میج چلا جائے کہ واقعی KPK Assembly کے Politicians اس بات پہ Agree ہیں کہ جو بھی ہو ایک فیصلہ ہو جائے۔ تھینک یوسر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ جی، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، میں منور خان صاحب کی بات سے متفق ہوں اور بد قسمتی سے ایک ناخوشگوار واقعے کی وجہ سے میڈیا میں بھی دو تین دن وہ بات رپورٹ نہ ہو سکی تو یہ بھی بڑا ضروری ہے کہ اگر ہم ذرا Viewpoint دوبارہ آپ، جس طرح کل اور پرسوں اس کے اوپر بات ہوئی تھی کہ اس ایشو کے اوپر ذرا دوبارہ، اگر خاصکر پارلیمانی ہیڈز کچھ بولیں کہ وہ پارٹیز کا بھی پوائنٹ سامنے آجائے تو یہ بڑا اچھا ہو جائے گا کیونکہ بالکل Across the board یہ میج جانا چاہیے کہ خیبر پختونخوا کے عوام جو اس کی اسمبلی Represent کرتی ہے پورے صوبے کو، ان کا ایک کلیئر کٹ میج جائے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر اس کے اوپر باری باری بات کی جائے تو ایک ایشو، ایک بہت Important issue کے اوپر سنٹر کو ایک میج جانا چاہیے، میں اتفاق کرتا ہوں منور خان صاحب کے ساتھ۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ایجنڈے کے ساتھ کیا کریں، پھر اس کو 'سپینڈ' کریں؟

(شور)

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! ہم نے اپنی طرف سے جو ہم لوگوں نے، کل سردار حسین بابک صاحب نے، منور خان صاحب نے، شاہ حسین صاحب نے، سلیم خان نے، انیسہ زیب، ہماری جو بیبیاں ہیں انہوں نے، یہاں پہ جعفر شاہ نے بلکہ تمام لوگوں نے یہاں پہ ہمارے ستار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم سب لوگوں نے، وہاں سے شاہ فرمان صاحب نے، باقی لوگوں نے حالانکہ کل تین چار منسٹرز ہی بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان سب نے Consensus سے، کل ہم لوگوں نے یہ بات کی تھی کہ ہم اپوزیشن کے لوگ جو ہیں، اب ہم اس پہ اور تکرار نہیں کرنا چاہتے، ہم اپنا اختیار جو ہے، وہ ان کو دینا چاہتے ہیں کہ یہ امن ہم، We want peace، ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم صرف امن چاہتے ہیں۔ آپ جو بھی قدم اٹھاتے ہیں، ہم اس میں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم صرف امن چاہتے ہیں اور لاشیں نہیں اٹھا سکتے۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قلندر لودھی صاحب پلیز۔ قلندر خان لودھی صاحب کا مائیک آن کریں۔  
مشیر خوراک: سر، کل چونکہ میڈیا کے دوست نہیں تھے اور چونکہ کوئی چیز بھی آن ریکارڈ نہیں آسکی، کچھ نیوز پیپرز میں نہیں آیا تو یہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی ہم دونوں کیلئے، اس ہاؤس کیلئے بہتر ہوگا، اگر اس پر کوئی ڈیسیٹ ہو جائے آج، تو قرارداد ہم کل پیش کر لیں، ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ اگر انہوں نے کچھ ڈرافٹ کیا ہوا ہے تو وہ ہمیں دیں، ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں، اس میں بھی کوئی امینڈمنٹ کرنی ہوئی تو وہ ہم کر لیں گے اور اس پر کوئی، اس کے قانونی پہلو بھی دیکھ لیں گے تو صبح ہم اس کو پیش کر لیں گے تو وہ بہتر ہوگا، وہ اس کیلئے بہتر ہوگا جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: جناب سپیکر!

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: میں جی، چار پانچ لوگ کھڑے ہیں جی، میڈم کو پہلے موقع دیدیتے ہیں، پہلے موقع دیدیتے ہیں۔ جی پہلے آپ بات کریں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: سر، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، میں بنیادی طور پر کل جو تقریر ہے، اس کا دوبارہ خلاصہ دینے کیلئے تو اس لئے تیار نہیں ہوں کہ شاہ فرمان صاحب کل بہت Categorical نظر آرہے تھے۔ شوکت یوسف زئی صاحب نے بھی اس پہ بڑی بات کی لیکن یہ بات پوائنٹ

آؤٹ ہوئی یہاں سے کہ کوئی بھی گیلریز میں Responsible officer نہیں ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا یا کوئی اور، تو ان کے پاس تو صرف میڈیا سے خبریں نہیں آنی چاہئیں، اگر میڈیا نہیں تھا تو ان کے پاس تو اپنے Sources ہونے چاہئیں، اگر نہیں بھی ہیں تو پھر اسمبلی کے رپورٹنگ سیکشن سے سب کے پوائنٹس لے لیں لیکن بنیادی طور پر جس بات کی بائک صاحب نے نشاندہی کی، یہ Decide ہوا تھا کہ آج نہ کریں، کل کے متعلق جو منسٹر انفارمیشن نے، کل اس پر باقاعدہ کر کے اور صبح سے ہی کام کر کے ہم اس کو پاس کر لیں گے، Delaying tactics، میں اس بات پہ روشنی ڈال رہی ہوں، ایک مرتبہ اور وہ اس کو ٹھینچ رہے ہیں اور میرا خیال ہے صرف اور صرف They are playing to the gallery کہ کسی طریقے سے ہماری ایک Good picture یا ہماری ایک بہتر وہ آجائے اور ہم یہ صاف بتا رہے ہیں اور ساتھ وہی ہے کہ ہم بالکل حاضر ہیں، ہم سے جو کچھ آپ چاہیں لیکن Practically they are doing nothing, that's what the problem is یہ کس طریقے سے لاء اینڈ آرڈر (ٹھیک) کریں گے جبکہ اپنی بات کو بھی یہ کل سے آج تک Honour نہیں کر سکے، تو لاء اینڈ آرڈر کو کیسے Deal کریں گے؟ میرا یہ مقصد ہے، پھر بھی آپ کے پاس یہ اختیار ہے، اگر آپ کہتے ہیں تو ہم آج 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' کو ایک مرتبہ پھر Interrupt کر کے تو ہم لاء اینڈ آرڈر پہ دوبارہ ڈیٹ کر لیتے ہیں، یہ آپ کا Prerogative ہے مسٹر سپیکر۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بائک پلیز۔

جناب سردار حسین: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، میرے خیال میں اسی مسئلے کو اتنا Complicated نہیں بناتے ہیں، کل فلور آف دی ہاؤس پہ اسی سائڈ پہ بھی میرے خیال میں بڑی ڈیٹیل میں اسی مسئلے پہ ڈسکشن ہوئی ہے، اسی سائڈ پہ بھی منسٹر صاحبان نے حکومتی موقف کا اظہار کیا ہے، مسئلہ جس طرح انفارمیشن منسٹر کہتے ہیں کہ اس طرح یہ نہیں ہے کہ ابھی ہم دوبارہ اٹھ کے اپنی اپنی پارٹیوں کا جو Point of view ہے، وہ ہاؤس کے سامنے رکھیں۔ کل بڑی Thoroughly میرے خیال میں اس پہ ڈسکشن ہوئی ہے، ایک مسئلے پہ تو سارے متفق ہیں کہ صوبے میں امن و امان کی جو ابتر حالت ہے، اس کا حل نکالنا چاہیے۔ چونکہ موجودہ صوبائی حکومت کے جو اہلکار ہیں یا حکومت ہے، ہمارے دوست تو یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس اختیار نہیں ہے تو کل میں نے تجویز دی کہ ہم سب اپوزیشن



والے اس بات پہ Agree ہیں کہ حکومت جس طرح چاہتی ہو جس طرح، جس طرح ممکن ان لوگوں کو لگے لیکن صوبے کے عوام کو امن چاہیے امن، اب ایسا نہیں ہے کہ ہم ان کے ساتھ ہیں جس طرح وہ Decision لیں گے ان شاء اللہ اسی قرارداد میں ہم لکھتے ہیں کہ ساری اپوزیشن کی پارٹیاں لیکن سارے صوبے کو امن چاہیے۔ امن کو یقینی بنانے کیلئے حکومت کے جو اقدامات ہیں، وہ اٹھانا چاہیے، اپوزیشن کی فلور آف دی ہاؤس پہ بھی اور قرارداد کے ذریعے بھی حکومت کو اپنا ساتھ دینے کی یقین دہانی ہے، وہ ہم کرانا چاہ رہے ہیں، یہ میرے خیال میں اس میں کوئی ایسی بات بالکل نہیں ہے لیکن کل چونکہ فلور آف دی ہاؤس پہ منسٹر انفارمیشن نے آج کی بات کی، اب اگر منسٹر انفارمیشن آج کے علاوہ پھر کل کی بات کرتے ہیں تو اس بات کی پھر کیا گارنٹی ہے کہ کل وہ کسی دوسرے کل کی بات نہ کریں؟ تو Kindly ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ Collective responsibility ہے، یہ Collective مسئلہ ہے، اس میں کوئی پولیٹیکل سکورنگ نہیں ہے، اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، لہذا ہمیں آج اس ہاؤس سے یہ قرارداد جو ہے، ہماری تجویز ہے، وہ پاس ہونی چاہیے صوبے میں، صوبے کے عوام کو امن چاہیے، وہ جس طرح ہو، وہ حکومت کی ذمہ داری ہے، حکومت جس طرح مناسب سمجھتی ہے، ہم ان کے ساتھ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ ایجنڈا ختم کرنے کے بعد بہتر یہی ہے کہ اس پہ پھر ڈسکشن ہو، پہلے ایجنڈے کو لے لیتے ہیں۔

### تحریک التواء

Mr. Acting Speaker: Madam Uzma Khan, to please move her adjournment motion No. 58 in the House. Madam Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، معمول کی کارروائی روک کر مفاد عامہ کے ایک اہم اور فوری نوعیت کے ایک اہم مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ کوہاٹ روڈ پر ریگ روڈ پل کے نیچے گیس پائپ لائن کیلئے تین چار سال پہلے محکمہ سوئی گیس نے تین چار فٹ کھدائی کی لیکن تین چار سال گزرنے کے باوجود اس کی دوبارہ مرمت نہیں کی گئی جس کی وجہ سے کم بارش کی صورت میں بھی پانی جمع ہو جاتا ہے جس میں سامان سے لدھے بڑے بڑے ٹرالرز اور ٹرک وغیرہ دھنس جاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید مالی اور ذہنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مذکورہ روڈ کی بروقت مرمت نہ کرنا محکمہ سوئی گیس اور خیبر پختونخواہائی ویز اتھارٹی کی غفلت اور لاپرواہی کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے مذکورہ روڈ کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے۔ چونکہ جنوبی اضلاع اور قبائلی علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے کثیر تعداد

میں مریض شام کے وقت پرائیویٹ ہسپتالوں میں لائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے روزانہ کوہاٹ روڈ پر، رینگ روڈ پل پر گھنٹوں گھنٹوں ٹریفک جام کی وجہ سے مریضوں کو شدید ذہنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب وہاں ٹریفک جام سے جان چھوٹ جاتی ہے تو متعلقہ ڈاکٹر زاپنے مریضوں کا چیک اپ ختم کر کے گھر چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے مریض شدید اذیت میں مبتلا ہیں۔ صوبائی حکومت سے گزارش ہے کہ مذکورہ روڈ پر محکمہ سوئی گیس کو کام کرنے کیلئے این او سی اور محکمہ سوئی گیس کی طرف سے نقصانات کی چھان بین کی جائے اور کھدائی کر کے بغیر مرمت کے کیوں چھوڑ دیا گیا ہے اور تین چار سالوں سے لوگوں کو اذیت میں مبتلا کر دیا ہے؟ چونکہ مذکورہ روڈ ایک بین الصوبائی اور ایک بین الاضلاعی روڈ ہونے کی وجہ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے اور خیبر پختونخواہائی ویزا تھارٹی ہر سال کروڑوں روپے روڈوں کی مرمت پر خرچ کرتی ہے لیکن مذکورہ روڈ کی عدم مرمت پر خیبر پختونخواہائی ویزا تھارٹی کی چشم پوشی اور غفلت پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔ لہذا صوبائی حکومت کوہاٹ روڈ پر رینگ روڈ پل کے نیچے دوبارہ مرمت کیلئے ضروری اقدامات کرنے کے احکامات جاری کرے تاکہ لوگوں کی مشکلات میں کمی اور اس کے ساتھ ہی روڈ کی مرمت کی، عدم مرمت کی چھان بین کی جائے اور غفلت کے مرتکب افسران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔ تھینک یو سپیکر سر۔ سب کچھ ڈیٹیلز میں نے اس میں بیان کر لی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر عنایت اللہ خان، پلیئرز۔

جناب فضل الہی (پارلیمانی سپیکر ٹری برائے ماحولیات): جناب سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فضل الہی صاحب۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے ماحولیات: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، خنگہ چھی عظمیٰ خان صاحبی دا خبرہ وکرہ، دا زما پہ حلقہ PK-06 کنبی واقع دے جی او د دے د پارہ چھی کوم دے مونزہ این ایچ اے او پی ایچ اے تہ خکھ چھی یو وائی چھی دا زما سرہ نہ دے او بل وائی چھی دا زما سرہ نہ دے، دا پی ایچ اے سرہ دہ۔ یو دیپارٹمنٹ دے تہ تیار نہ دے چھی دا واخلی کنہ جی او پہ دے باندھی دا تقریباً پہ دیکنبی درے درے فیتہ کنڈی وے او پہ ہغی باندھی چھی دے ما پخپلہ، بذات خود زہ لارم جی او پہ ہغی کنبی تقریباً د 25 نہ تر 30 ترالیانی، تروکونہ مونزہ پہ ہغی کنبی دغہ و اچول خو د ہغی سرہ ہم دا کار نہ کیبری نو مہربانی د

و کیری شی، پہ دہی باندہی صحیح طریقہ سرہ ہغہ وشی او دا د خامخا وشی۔  
تھینک یو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ویسے سر، پشاور کے بارے میں یہ ایک قسم کی Difficulty ہے کہ پشاور کے جو روڈز ہیں، اس کی Ownership کسی ایک ادارے کے پاس نہیں ہے اور یہ جو مین جی ٹی جمرو روڈ ہے، یہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اس کو Maintain کرتا ہے، رینگ روڈ ہے، اس کا کچھ حصہ پی ایچ اے کے پاس ہے، کچھ پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے پاس ہے، باقی لوکل گورنمنٹ کے پاس ہے، آپ حیران ہونگے کہ یہ جو اسمبلی کے پاس سے، سامنے سے یہ روڈ گزرتا ہے اور اس طرح لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل اور پھر سوئیکار نوچوک اور پھر وہاں سے جا کر شعبہ یہ جو روڈ جاتا ہے، یہ کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس ہے اور یہ فردوس تک کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس ہے تو یہ بڑی Dichotomy ہے، میں نے مختلف میٹنگز کے اندر یہ مسئلہ اٹھایا ہے کہ Who own Peshawar؟ اس بات کا مطلب فیصلہ ہونا چاہیے، یہ چیزیں Coordinate ہوں اور کسی ایک ایجنسی سے پوچھا جاسکے کہ یہ کام کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ یہ جو مذکورہ روڈ ہے، میں جب سدرن ڈسٹرکٹس گیا تھا، جاتا رہا ہوں، دو تین مرتبہ گیا ہوں تو میں اس پہ گزرا اور مجھے خود لگا کہ یہ تو بہت زیادہ زیادتی ہے اور میں نے پھر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ تو یہ Ownership کا ایشو ادھر بھی ہے۔ یہ ویسے ہمارا Claim یہ ہے کہ یہ این ایچ اے کا ہے، نیشنل ہائی ویز اتھارٹی کا ہے یہ، لیکن وہ اس کو نہیں Own کر رہے، وہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم نے جو رینگ روڈ، سدرن ہائی پاس منصوبہ ہے، اس میں ہم نے جو ڈونرز تھے، فارن ڈونرز ہیں، ان سے ہم نے ریکویسٹ کی ہے اور ان کی پراجیکٹ کمیٹی نے، کیونکہ یہاں تکلیف ہے لوگوں کو، تو اس نے اس منصوبے کو اپنے فنڈ میں شامل کیا ہے، اس کیلئے Fund allocate کر دیا ہے اور جو کنٹریکٹرز اس منصوبے پر کام کر رہے ہیں، انہوں نے بھی رضامندی Show کی ہے۔ اس لئے اس مسئلے کو تو ہم ایڈریس کریں گے لیکن Overall پشاور کا یہ ایک مسئلہ ہے کہ ان کے مختلف روڈز، مختلف ایجنسیز کے، Executing Agencies کے کنٹرول میں ہیں تو یہ Dichotomy ایسی چیز ہے کہ اس کو ہم ایڈریس، میں خود بھی مختلف پالیسی میٹنگ فورم کے اندر یہ مسئلہ اٹھاتا رہا ہوں اور اس کو ہم ایڈریس کرنے کی کوشش کرتے ہیں

کہ پشاور کو کسی ایک اتھارٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ یہ ایشو پھر نہ ہو۔ ان شاء اللہ اس کو Tackle کریں گے، اس کیلئے فنڈز ہم نے ان ۱۶ مجنسیں سے ریکویسٹ کی ہے۔  
(مغرب کی اذان)

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)  
(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Item No.7, 'Call Attention Notices': Mr. Azam Khan Durani, MPA, to please move his call attention notice No. 193, in the House. Azam Khan Durani, call attention notice.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بنوں نے میڈیکل ٹیکنیشن اور پیٹھالوجی کیلئے اشتہار دیا تھا جس کیلئے میڈیکل ٹیکنیشن کی کیٹیگری میں 24 بندوں اور پیٹھالوجی کی کیٹیگری میں 32 بندوں کی میرٹ لسٹ تیار کی تھی لیکن ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بنوں نے میرٹ کو پلس پشت ڈال کر من پسند لوگوں کو بھرتی کیا جس کی مثال یہ ہے کہ تقویم اللہ ولد عبدالستار جو کہ میڈیکل ٹیکنیشن کی میرٹ لسٹ میں سیریل نمبر 15 پر تھا اور اسی طرح پیٹھالوجی کیٹیگری کی میرٹ لسٹ میں مناج الدین ولد میر صالح دین جو کہ سیریل نمبر 11 پر تھا، دونوں کو نظر انداز کیا گیا اور ان سے کم نمبر والوں کو بھرتی کیا گیا۔

جناب سپیکر صاحب! چچی چرتہ میرٹ لسٹ ولگی نو د ہغی کسان نو د اپوائٹمنٹ حق وی نو د وئی نہ وروستو کسان بھرتی شوی دی، ہغہ کسان ما تہ راغلل، ما چچی کلہ تیلیفون وکرو نو ہلنہ وائی چچی "پہلے آئے اور پہلے پائیے کی بنیاد" باندی بہ دا کسان کبری نو جناب سپیکر، دا د کمیٹی تہ حوالہ شی چچی د دی مکمل انکوائری وشی چچی کوم خائی کبئی Violation شوے دے؟ نو جناب، د دی جواب د مونرتہ راکرے شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منور خان صاحب۔

جناب شاہ محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ محمد، شاہ محمد خان۔

جناب شاہ محمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میرے معزز رکن نے جو سوال اٹھایا، وہ حق بجانب ہے، میں اس کی تائید کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس بھی بہت سے ایسے بندے آئے ہیں، جنہوں نے یہی شکوہ کیا ہے، یہی تنقید کی ہے کہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو میں نے اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی ہے لوکل سطح پر، چیف ایگزیکٹو کی سطح پر کیونکہ یہ ایک میڈیکل مسئلہ ہے لیکن اگر میرے معزز رکن اس کے ساتھ متفق نہیں ہیں تو یہ میں بھی تائید کرتا ہوں کہ اس کو سینڈنگ کمیٹی میں ریفر کیا جائے اس سوال کو۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، یہ جو انہوں نے میرٹ لسٹ کا ذکر کیا ہے، میرے پاس آئی ہے میرٹ لسٹ، 11 اور 15 کا جو انہوں نے ذکر کیا ہے، اس سے پہلے جو لوگ ہیں، وہ لیے گئے ہیں لیکن یہ ویٹنگ لسٹ پر ہیں، ان کا Decision نہیں ہوا ہے، اس کے بعد ہم نے کہا ہے کہ ان کو لیا نہیں گیا ہے، یہ ویٹنگ لسٹ پر ہیں۔ میرے پاس یہ جواب موجود ہے ڈیپارٹمنٹ کا اور اس کے علاوہ جو Codal formalities ہیں، وہ تقریباً کمپلیٹ ہیں جن کا یہ ذکر کر رہے ہیں، اس کے مارکس تھے 67، جبکہ جو Last لیا گیا Candidate obtaining up to 70% marks، تو جس نے 70 لے لیے اس کو تو لیا گیا ہے جس نے 67 لے لیے، اس کو ویٹنگ لسٹ پر رکھا گیا ہے لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں غلط بیانی ہوئی ہے، اس میں میرٹ کی Violation ہوئی ہے، میں بالکل تیار ہوں جناب سپیکر، کیونکہ اس میں تو کوئی میرٹ کی Violation کرے، ذمہ دار وہی افسر ہوگا جس نے یہ کام کیا ہے، اس کو بھرپور سزا دی جائیگی کیونکہ میرٹ کی Violation کسی صورت ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر اعظم خان درانی۔

جناب اعظم خان درانی: کمیٹی کے حوالے کیا جائے یہ سوال، سینڈنگ کمیٹی۔ جناب سپیکر، پہ دیکھنے دا ہم یو خبرہ دہ چہی پہ ضلع بنوں کنبہ پہ دیکھنے پیسپی اخستی شوہی دی د تین لاکھ نہ ونیسہ تر پانچ لاکھ تہ رسی، نو د دہی خبری د پارہ ہغہ خلق

وائی چپی دا د لاندی نہ ونیسہ تر برہ رسی، دا خبرہ شتہ۔ نو مونبر منسٹر صاحب  
 تہ وایو چپی دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ لارشی چپی "دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے"۔  
 جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شوکت یوسفزئی۔

وزیر صحت: سرجی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ بہت اچھی بات ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کسی نے یہ  
 کام کیا ہے غلط (تالیاں) اس کو سزا ملنی چاہیے اس لئے کہ آج تک کلاس فور کے علاوہ کبھی  
 گریڈ فائیو کیلئے بھی میں نے سفارش نہیں کی ہے لیکن اگر کوئی غلط کام کر رہا ہے تو میرے خیال سے اس کو  
 سزا ملنی چاہیے، بالکل کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

(تالیاں)

**Mr. Acting Speaker:** Is it the desire of the House that the call attention notice No. 193, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Acting Speaker:** The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. Mr. Shah Hussain Khan, MPA and Syed Jafar Shah MPA, to please move their joint call attention notice No. 199, in the House, one by one.

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ ایوان حکومت کی توجہ ایک اہم اور فوری  
 نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہے کہ زکوٰۃ آڈٹ ملازمین اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبائی  
 محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دائرہ اختیار میں ہیں۔ پچھلی حکومت میں تقریباً تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولرائز کیا  
 گیا ہے جبکہ مذکورہ ملازمین جو کہ اکثر تعلیم یافتہ ہیں، ابھی تک کنٹریکٹ بنیاد پر اپنے فرائض منصبی سرانجام  
 دے رہے ہیں جس کی وجہ سے ان میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت ریگولرائزیشن ایکٹ میں  
 ترمیم یا دیگر ضروری قانون سازی کے ذریعے ان کی ملازمت کو مستقل کرے تاکہ ان کا مستقبل تاریک  
 ہونے سے بچ جائے اور ان کی بے چینی دور ہو سکے۔

سپیکر صاحب، پہ دیکھنی جی یو سمیری ہم تلپی وہ او ہغہ سمیری منظور  
 شوی ہم وہ۔ بیا سپیکر صاحب، دیکھنی جی یو کمیٹی جو رہ شوپی وہ، د ہغپی تجاویز  
 ہم د دوئی پہ حق کبھی وو۔ دریمہ خبرہ دا دہ چپی عدالت ہم دیکھنی صوبو تہ  
 اختیار ور کرے دے او خلورمہ خبرہ دا دہ چپی دا موجودہ چپی کوم زمونبر منسٹر

صاحب دے، ہغہ ہم د دویٰ پہ Favour کبھی دے او ہغوی ہم دویٰ تہ یقین دہانی کپڑی دہ چہ ستاسو دا مسئلہ بہ حل کرو۔ ڊیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھیک دہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: Okay، شکر یہ۔ مسٹر محمد علی، پلیز۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، زہ د شاہ حسین الائی صاحب، د جعفر شاہ صاحب، د مفتی جانان صاحب او داسی یو خو نور ایم پی ایز چہ کوم سینیئر پارلیمینٹریز دی، یقیناً دویٰ لہ زہ داد ورکوم، دویٰ ہمیشہ د اسمبلی اجلاس تہ بھر پور پہ تیاری سرہ راخی او داسی ایشو دویٰ چھیری چہ ہغی نہ د یو ذات یا سری تہ فائدہ نہ وی خو غونڈی سوسائٹی تہ او عوامو تہ د ہغی نہ فائدہ وی، زہ دویٰ تہ پہ ہغی بانڈی خراج تحسین پیش کوم۔ دا کومہ مسئلہ چہ شاہ حسین ورور او جعفر شاہ صاحب مشترکہ چہ کوم کال اٹینشن کبھی، توجہ دلاؤ نوٹس کبھی دویٰ Mention کپڑی دہ، حقیقت دے چہ حکومت پہ دہی خیز کبھی ڊیر زیات مخلص دے او دویٰ پہ دیکبھی چہ کوم د زکوٰۃ آڈٹ ملازمین، د 18<sup>th</sup> amendment حوالی سرہ دویٰ خبرہ کوی، پہ دیکبھی چہ کوم د زکوٰۃ آڈٹ ملازمین دی نو دا توپل 92 کسان دی، ملازمین دی خود دہی سرہ ہم پہ دی Fixed pay بانڈی خومرہ کسان دی نو د دویٰ توپل تعداد 390 جو پیری، 390 نو ان شاء اللہ حکومت پہ دیکبھی مخلص دے، پہ دیکبھی کار کوی د دہی خلقو د پارہ خو چونکہ خہ مشکلات حکومت تہ ہم درپیش دی د مختلفو طریقو نہ نو ہغہ ان شاء اللہ مونر بہ پری کبھینو، پہ یو ورورئ بانڈی داسی یو حل بہ رااواسو چہ دا کوم متاثرین دی، ہغہ Facilitate شی، د ممبرانو صاحبانو ہم پہ ہغی بانڈی تسلی وشی۔ زہ دویٰ تہ دا ریکویسٹ کوم چہ ان شاء اللہ تاسو کومہ ورخ بنائی، کوم ٹائم بنائی او کوم ٹائی کبھی ناستہ بنائی، مونر بہ درسہ کبھینو چہ پہ خہ تاسو مطمئن کیدے شی ان شاء اللہ تعالیٰ ہغہ بہ مونر ستاسو تسلی و کرو وربانڈی۔

جناب جعفر شاہ: تھیک شوہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا، طب، ہومیوپیتھک ملازمین (مستقلی ملازمت) مجریہ

2014 کا پیش کیا جانا

}

Mr. Acting Speaker: Item No. 8 and 9: Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014, under rule 77 of the Rules of Procedure, 1988. Mr. Muzaffar Said, please.

Mr. Muzaffar Said: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move for a leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014, under rule 77, in the House.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو سر۔ دیکھنے کی دا دہ جی چہ ڈیر بنہ بل نے پیش کرو معزز رکن اسمبلی او دیکھنے پہ تیرہ اسمبلی کبھی ہم مونر دا پہ ستینڈنگ کمیٹی کبھی When I was chairing the Health Standing Committee، پہ ہغی کبھی مونرہ Decision ور کرے وو نو زما خیال دے چہ مونرہ نے Fully support کوؤ او د دی Favour کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honorable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Now Mr. Muzaffar Said, MPA, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014. Mr. Muzaffar Said, please.



Mr. Muzafar Said: Thank you, Mr. Speaker. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مخصوص پراجیکٹس کے ملازمین کی تقرری مجریہ 2014

کو پیش کرنے کیلئے ایوان سے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 10 and 11, Madam Uzma Khan, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Certain Projects Employees Bill, 2014, under rule 77 of the Rules of Procedure, 1988. Madam Uzma Khan, please.

Ms. Uzama Khan: Thank you, Mr. Speaker. Kindly allow me to present the Bill of Appointments of Certain Projects Employees, appointed on contract basis, 2014.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointments of Certain Projects Employees Bill, 2014? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

Members: No.

جناب قائم مقام سپیکر: ووٹنگ، جو چیلج آپ نے کیا، آپ بھی اپنی اپنی نشستوں پہ کھڑے ہو جائیں، آپ پہلے میرے خیال میں تشریف رکھیں۔ Those who in favour of it۔ وہ پہلے اٹھیں، Those

-who are in favour of it

(تہقے اور تالیاں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Acting Speaker: Twenty three. Those who are against it may stand, please.

(Applause)

(Counting was carried)

Mr. Acting Speaker: Defeated. The Leave is not granted.

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد انضباط و طریقہ کار 1988 میں ترمیم کیلئے ایوان سے

اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 12: Sardar Hussain Babak, MPA, to please move for Leave of the House, to Introduce the Amendment in the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Sardar Hussain Babak, please.

Mr. Sardar Hussain: Thank you, Mr. Speaker. I ask for leave of the House, to move amendments in the rules namely;-

“Amendment in rule 5\_ in rule 5, in sub rule (3), after the word ‘Bill’, comma and the words ‘resolutions and questions’, may be added. Speaker Sahib!

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: زہ دھاؤس پہ نوٹس کبھی ہم دا خبرہ راوستل غوارم چہ اکثر زمونہ آنریبل ممبرز چہ دی، مونہ کوئسچنز جمع کرو یا خپل نور بزنس جمع کرو او د اسمبلی سیشن روان وی او چہ خہ تائم Prorogue شی اجلاس او هغه آئیم د اسمبلی پہ کارروائی کبھی شامل نہ شی نو بیا هغه Lapse شی او ظاہرہ خبرہ ده بیا اسمبلی سیکرٹریٹ ته هم ډیر زیات تکلیف وی، بیا هغه ډیپارٹمنٹ ته هم ډیر زیات تکلیف وی نو د اسمبلی سیکرٹریٹ د کار اسانولو د پارہ او د ډیپارٹمنٹ د کار اسانولو د پارہ او دا آنریبل ممبرز چہ کوم دی، د هغوی د بزنس د پارہ غوارو چہ په دہ Rule No. 5 کبھی دا اماندمنٹ وکرو او زما به د ټول هھاؤس نه دا خواست وی، دا به مہ غوبنٹنه وی، کہ دا اماندمنٹ مونہ وکرو او سپیکر صاحب! بیا به زما ستاسو نه هم دا خواست وی چہ آئیم نمبر 13 چہ دے، کہ تاسو مہربانی وکړئ او دا ’سسپیند‘ کړئ او مونہ دا دلته نه پاس کرو نو ستاسو به هم سپیکر صاحب! ډیره زیاتہ مہربانی وی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member to introduce the amendments in the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

Members: No.

Mr. Acting Speaker: Those are in favour of it may stand, please.

(Pandemonium)

Mr. Acting Speaker: Please stand up, please. (Laughters)  
وشماره۔ گنتی کریں جی۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: (ہنسی) گنتی کریں جی، گنتی۔

(شور اور تہقے)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Acting Speaker: Twenty one, Twenty one. Those are against it, those who are against it, may stand, please.

(Applause)

(Pandemonium)

(Counting was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is not granted. Next, please.

میں اس کو ختم کر کے پھر آپ بات کریں، یہ اسکو Depose of کرتے ہیں، ایک منٹ آپ۔ آٹھ نمبر  
14: سید جعفر شاہ، سید جعفر شاہ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زہ یوہ خبرہ کول غوارم۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! ما خوتا سو تہ ہمیشہ Honor در کرے دے، زہ  
خو ریکویسٹ، ما خواووئیل چہی تاسو ریکویسٹ وکری۔

(شور)

Mr. Acting Speaker: Please address to the Chair. Please Munawar Khan Sahib, please address the Chair. Ji Sardar Sahib, please.

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما خیال دا دے، زما  
یقین دا دے چہی زمونہ د حکومت چہی کوم ملگری دی، دوستان دی، کہ حکومت  
لہرہ توجہ وکرہ نو زما یقین دا دے چہی ڍیرہ زیاتہ بہ اسانہ شی۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Attention, please.

جناب سردار حسین: زہ خو ڍیر زیات افسوس کوم پہ ڍہی خبرہ باندہی چہی یو طرف تہ  
د حکومت دا خواهش دے او هغوی بار بار دعویٰ کوی چہی کہ سوالونہ کمیٹی تہ  
خی، پہ هغہی باندہی اخراجات ہم راخی، پہ هغہی باندہی وخت ہم لگی او بل طرف

ته ډير زيات افسوس نن په دې خبره كوم چې دا كوم Rule No. 5 دے، دا خو حقيقت دا دے چې په ډيره حواله باندي كه مونږه وگورو، د دي august House چې خومره آئريبل ممبرز دي او هغوی خپل بزنس راوړی اسمبلی سيكرتريت ته، او كه دا امنډمنټ نه وی شوی نو دا د وخت هم ضياع ده. تاسو پخپله سوچ وکړئ چې يو ممبر کونسلچن راوړی او هغه ايډمټ شی يا خپل نور بزنس راوړی او هغه ايډمټ شی او هغه متعلقه ډيپارټمنټ ته لار شی، د هلته نه جواب هم راشی او د اسمبلی په يوه ايجنډا راشی او هغه دوران کښي د هغې بزنس وخت رانشی، نمبر ئے رانشی او هغه Lapse شی نو تر بل اجلاس پورې بيا هغه سرکل چې دے د سره شروع شی، بيا به هغه ممبران چې كوم دی، هغه به خپل درخواست ورکوی او بيا به اسمبلی سيكرتريت چې دے، هغه به Accept کوی او بيا به ورله بل ډائري نمبر ورکوی، بيا به ډيپارټمنټ ته ځی او دا سلسله كه اووه مياشتې يا كه اته مياشتې د هغه بزنس نمبر نه وی راغلی، دا سلسله په يو گردش کښي وی او دا تاویري او دا وروستو ځی. زه په دې خبره نه پوهيرم چې نن حکومت د دې امنډمنټ مخالفت وکړو نو Justify د کړی، منطق د اوواڼی، Logic د اوواڼی خو كه دا خبره وی چې دلته اپوزيشن يو مسئله پوائنټ آؤټ کوی چې هغه د عوامو په مفادو کښي ده، هغه د هاؤس هم په مفادو کښي ده او تاسو د حکومت د هر څيز مخالفت کوئ، زما خيال دے سپيکر صاحب! چې دا رويه چې ده، دا Approach چې دے، دا مناسب نه دے. پکار دا ده، دا كه د اسمبلی په رولز کښي Loopholes دا مونږ ته بنکاري، دا مونږ ته کمزورئ بنکاري، دا د حکومتی ارکانو هم ذمه داری ده چې هغه پوائنټ آؤټ شی او پکار دا ده چې متفقه، ما د دې امنډمنټ سره د منسټر صاحب سره خبره وکړه، د بل منسټر صاحب سره مې خبره وکړه، کوشش مې دا وکړو سپيکر صاحب سره مې خبره کړي وه، د اسمبلی سيكرتريت سره مې خبره کړي وه او زما يقين دا دے چې په دیکښي خو د دې هاؤس فائده وه. زه نه پوهيرم چې تاسو په څه بنياد باندي د دې مخالفت وکړو؟ خو بهرحال ما ته په دې خبره باندي ډير زيات افسوس وشو چې دا د حکومتی ملگرو چې كوم Approach دے، د دې د پاره دا خبره کافی نه ده چې دا کار مخکښي ولې نه کيدو او دا کار مخکښي ولې نه

کيدو۔ د Improvement د پاره په هر وخت کښې يو گنجائش چې دے دا موجود وی او که نن مونږ دا خبره پوائنټ آؤټ کړه، دا مونږه Raise کړه، په دې باندې مونږه کار کړه وو، نن د اسمبلۍ هاؤس ته راغلو، نمبر ورته ملاؤ شو او نن ورسره د عددی شمار په وجه باندې دا کار وشو، دا خو ډيره زياته د افسوس خبره ده سپيکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپيکر: جی، شاه فرمان صاحب پليز۔

جناب شاه فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپيکر، د بابک صاحب چې کومه خبره ده، زه د دې Explanation او Justification دا ورکوم چې حقيقت دے چې دلته په کال آئينشن باندې درې درې گھنټې تقريرونه کيږي، دلته په پوائنټ آف آرډر باندې درې درې گھنټې تقريرونه کيږي، بار بار د سپيکر د طرف نه دا دغه وی چې په ايجنډا باندې راشي۔ دومره زيات Freedom اپوزيشن ته چې اچانک يو سره پاخی په پوائنټ آف آرډر او هغه د ډيبيټ حصه جوړه شي، مونږه هم دا غواړو چې په Time limit کښې د کار کيږي، په ايجنډا باندې د عمل کيږي چې کار Dispose of کيږي۔ اوس دلته مسئله دا ده که چري زور کار دغسي پينډنگ وی، Lapse کيږي نه نو نوے کار به څنگه کيږي؟ د دې د پاره زه بابک صاحب ته دا درخواست کوم چې دا مونږ Totality کښې ډسکس کوؤ چې بزنس به څنگه چلوؤ۔ په کال آئينشن باندې پينځلس کسان تقريرونه کوي۔ مونږ سپيکر صاحب! تاسو ته هم بار بار دا ریکويست وکړو چې په دې ډي ټائم باندې دا بزنس د ايجنډې مطابق چلوئ، د پوائنټ آف آرډر هم دغه حال دے، د کال آئينشن هم دغه حال دے، د کوټسچن هم نو مونږ دا وايو چې که چري په دې باندې گورنمنټ او اپوزيشن کښيښي او دا ټولې خبرې Totality کښې ډسکس کړي، يوه خبره دا نه چې په ديکښي د چا څه کوټسچن وی، څه سوال وی، څه خبره وی، يو آرنډيل ممبر چې هغه هم پاتې نشي او نوے کار هم نه Stop کيږي۔ دا نه چې د يوې هفتې کار پاتې دے او هغه د په راروان دوه مياشتو کښې ختم نه وی او په نوي کار باندې د د سره خبره هم نه کيږي نو دا زه حيران یم، ما ته خو د دې خبرې پته نه وه چې بابک صاحب سره دا خبره چا ډسکس کړي ده خو بهر حال مونږ خو په کنسلټيشن باندې يقين ساتو او په دې يقين ساتو او په دې يقين ساتو چې که فرض

ڪرہ گورنمنٽ او اپوزيشن ڪيبنيني او په يوه خبره باندي متفق شي نو د هغوي د پارہ به کار اسان شي۔ ما ته خود د ڊي پته هم نه وه خو بهر حال چونڪه دا رولز دي او ڪه چري دا امنڊمنٽ غواري نو په هغي باندي مونڙ سوچ هم ڪولے شو خو طريقه کار دا دے چي دا نه چي يو پوائنٽ چي يره سوالونه د نه Lapse ڪيري۔ هغوي سره چي ٽول ڪوم Related issues دي، هغه به At length discuss ڪرو او هغه به At length discuss ڪرو او هغي له به طريقه کار رااوباسو نو بيا به ئے Introduce ڪرو۔

جناب قائم مقام سپيڪر: ڊيره بنه خبره ده۔ جي، سردار بابڪ صاحب۔

جناب سردار حسين: زما يقين دا دے چي دا آٽم خو په ايجنڊا باندي پروت وو غالباً او بيا د ڪومي پوري چي د ڊي خبري تعلق دے چي شاه فرمان صاحب! بالڪل ما شوڪت صاحب ته دا خبره وڪره چي ما وئيل ته خپلو ملگرو سره هم (خبره) وڪره، د وقفي دوران ڪيني هغوي سره خبره وڪره بهر حال زه دا نه وائيم چي تاسو دا Justification ڇنگه، Justification د Rule No. 5، خوبه حال ڇه Justification به تاسو ته پيدا ڪولو۔ سپيڪر صاحب، زه تاسو ته ريكويست ڪوم چي د Rule 240 د لاندي 124 دا مونڙ ته Relax ڪري چي مونڙه دا يو آٽم چي دے، يو قرارداد زه پيش ڪول غوارم، زه تاسو ته ريكويست ڪوم چي دا د Rule 240 د لاندي دا 124 چي دے۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Please, come to the agenda.

جناب سردار حسين: زه سپيڪر صاحب، دا ريكويست ڪوم، ما ريكويست وڪرو، ما تاسو ته ريكويست وڪرو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپيڪر: تههڪ شوه جي، تههڪ شوه۔

جناب سردار حسين: ما ريكويست تاسو ته وڪرو چي د Rule 240 د لاندي دا 124 relax ڪري۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Item No. 14, Resolutions-----  
(Interruption)

جناب سردار حسين: جناب سپيڪر صاحب، ما تاسو ته د Rule 240 د لاندي د 124 Relax ڪيدو د پارہ خواست ڪرے دے چي دا د په۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آئٹم نمبر 14: ریزولوشنز۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: زہ دا خبرہ کوم، ما تہ لہ تائم را کړئ۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: سر، ما تاسو تہ عرض و کړو جی، زہ ستاسو ډیر Respect کوم، ډیر تائم ہم در کوم، لہ ما ایجنڈې تہ پریودہ، Already بار بار دا خبرہ راخی کنہ جی، دا د جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب بار بار ما تہ دا راخی۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زما دا ریکویسٹ واؤرئ، دا Rule 240، رولز کبني راغلی دی، تاسو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: د څه شی، دې شی باندي، دا څه شے دے؟

جناب سردار حسین: جی، دا رولز کبني دی چې، Rule 240 د وگوری۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلديات): سر! زہ دا ریکویسٹ کوم کنہ چې دا رولز آف بزنس چې دی نو دیکبني دا Provision ضرور موجود دے خو دا ہم د دې رولز آف بزنس د Spirit against ده، دا د دې ایوان پہ انٹرسٹ کبني ده چې دا د رولز آف بزنس مطابق چلیږی، د سیت ایجنڈې مطابق چلیږی۔ دلته کبني روزانه مونږه رولز 'سسپیند' کوؤ نو زما خیال دے چې دا د دې رولز آف بزنس د Spirit خلاف ده، د دې وجې نه ایجنڈا نه چلیږی۔ ایجنڈا وچلوئ، که څه Important resolutions وی، په دې باندي Off the Session discussion وکړئ، دلته کبني تې بریک راخی، په هغې کبني سرے ډسکشن کولے شی، د مانځه وقفه راخی، په هغې کبني ډسکشن کولے شی، د اسی Important دغه وی بیا بنده په هغې باندي ډسکشن وکړی خو Daily دا Tradition establish کول چې رولز به هر ورځ 'سسپیند' کبږی، دا ما تہ مناسب نه بنکاری۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! دا رولز ما تہ دا وائی چہی پہ خہ وخت کبھی پہ اجلاس کبھی داسی مسئلہ راعی نو د Rule 240 او د 124 خبرہ چہی ما وکرہ، آیا ما دا Above the rules خبرہ وکرہ او آیا پہ ایجنڈا باندی خہ دومرہ لوئے آئیمز دی چہی دوہ گھنتی کار نور لگی؟ دا باقی ایجنڈا خود پینخو منہو کار دے، د هغی وجہ دا دہ چہی کہ دلته مونر قرار داد پیش کوؤ نو ہم به ئے تاسو مخالفت کوئ، یو منٹ پرې لگی، کہ دلته مونرہ امنڈمنٹ پیش کوؤ نو ہم به ئے تاسو مخالفت کوئ، یو منٹ پرې لگی نو توپل پرې خومرہ وخت لگی چہی زہ دا اووایم چہی دومرہ لویہ ایجنڈا دہ؟ سپیکر صاحب، مونر گزارش دا کوؤ او تاسو نہ طمع کوؤ چہی تاسو دہی ہاؤس کستو دین بی، پہ دہی ہاؤس کبھی خودانہ دہ چہی دا حکومت دے او دا اپوزیشن دے، دا ہاؤس خود تولو مشترکہ دے۔ زما ریکویسٹ دے سپیکر صاحب، دا ډیرہ اہمہ مسئلہ دہ، دا ډیرہ زیاتہ اہمہ مسئلہ پہ دہی دہ چہی پرون پہ فلور آف دی ہاؤس باندی حکومت دلته اعلان کرے وو چہی دا ہاؤس چہی دے، دا اسمبلی چہی دہ، دا د مونرہ لہ اختیار راکری او د امن و امان مسئلہ چہی دہ، دا د حکومت Tackle کری دا چہی ہر خنگہ وی۔ پرون پہ دہی ہاؤس کبھی دا وعدہ شوې دہ، د هغی وعدی مطابق نن مونرہ دلته قرار داد ډرافٹ کرے دے او مونرہ لہ سپیکر صاحب، اجازت راکرہ، مونرہ لہ اجازت راکرہ چہی نن دہی حکومت لہ، موجودہ حکومت لہ دا ټول ہاؤس، دا اپوزیشن، ما تہ پتہ نشتنہ دا حکومتی ارکان حکومت لہ اختیار نہ ورکوی، دا ما تہ پتہ نشتنہ خودا ټول اپوزیشن نن دہی صوبائی حکومت لہ دا اختیار ورکوی چہی پہ دہی وطن کبھی کومہ بدامنی دہ، د دہی صوبی د پارہ امن پکار دے، دوی د بدامنی پہ نامہ باندی ووٹ اخستی دے، نن دا ټول ہاؤس چہی د ټولې صوبی مشترکہ جرگہ دہ، دا ټولہ جرگہ د حکومت لہ اختیار ورکری چہی دا مسئلہ حل کری چہی دا کہ دوی خنگہ حل کوی۔ سپیکر صاحب، دا پہ دہی باندی نور نہ کیری، دا پہ دہی نہ کیری چہی تاسو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز پلیز، آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی پلیز (مداخلت)  
اور اپوزیشن۔۔۔۔۔



(شور)

محترمہ گلہت اور گزنی: ہم نے اپنی ریزولوشن بھی تو پیش کرنا ہوتی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: ضرور پیش ہوگی، ضرور پیش ہوگی، آپ تھوڑا تشریف رکھیں، تھوڑا تشریف رکھیں جی۔ پلیز آپ بیٹھیں تھوڑا، تھوڑا آپ تشریف رکھیں پلیز۔ Syed Jafar Shah MPA, to please move his resolution No. 318, in the House. Syed Jafar Shah, please.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! واقعی خوش تاسو نہ مونہہ دا طمع نہ کوؤ خوبیا ہم کہ تاسو داسی رویہ کوئی نوزہ بہ داپوزیشن پہ Behalf باندھی دا خبرہ کوم او زما طمع دہ چہی دوئی بہ زما مرستہ کوی، بیا زمونہہ خبرہ ہیخ حق نشتنہ چہی مونہہ پہ دی ہاؤس کبنی کبنیو (تالیاں) دا لاختنگہ خبرہ شوہ چہی مونہہ ہم پہ دی صوبہ کبنی یو (شور) ستاسو کرسی توله د ہغوی طرف تہ وی، زمونہہ طرف تہ خلاف دہ۔

(شور اور شیم شیم کے نعرے)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تو، تشریف خو کیر دئی۔

(شور اور شیم شیم کے نعرے)

Mr Acting Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow afternoon.

---

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 22 جنوری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی کیا گیا)